اسلامیات لازمی، فرسٹ ائیر (نیو سلیبس)

باب اول: قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

(الف) علوم القرآن

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

(i) قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے، مختصر تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید کی عالم گیریت سے مراد یہ ہے کہ اس کا پیغام کسی ایک قوم، نسل یا علاقے کے لیے مخصوص نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ سابقہ آسمانی کتابوں کے برعکس، قرآن مجید تمام انسانوں کو مخاطب کرتا ہے، جیسا کہ متعدد آیات میں "يَا أَيُّهَا النَّاسُ" (اے لوگو!) کے الفاظ سے ثابت ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور، ہر علاقے اور ہر نسل کے انسانوں کے لیے ہدایت اور نصیحت کا ذریعہ ہیں۔

(ii) قرآن مجید کی ابدیت کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید کی ابدیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تعلیمات دائمی اور ہمیشہ کے لیے ہیں۔ یہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ اور قابلِ عمل ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں، جس کی وجہ سے ہر زمانے کے انسان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ تعلیمات براہِ راست اسی کی رہنمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں۔

(iii) قرآن مجید کے چار اسماء کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید کے چار اسمائے مبارکہ اور ان کا مفہوم درج ذیل ہے:

- **اَلْقُرْآنُ:** سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔
- **اَلْفُرْقَانُ:** حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب۔
- **اَلذِّكْرُ:** وعظ و نصیحت پر مبنی کتاب۔
- **اَلشِّفَاءُ:** شفا دینے والی کتاب۔

(iv) مکی اور مدنی سورتوں کے کوئی سے دو فرق تحریر کریں۔

جواب: مکی اور مدنی سورتوں میں دو بنیادی فرق درج ذیل ہیں:

1. **موضوعات کا فرق:** مکی سورتوں میں بنیادی طور پر توحید، رسالت، آخرت جیسے عقائد کی درستی پر زور دیا گیا ہے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس، مدنی سورتوں میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد جہاد، عبادات، حقوق و فرائض اور تمدنی قوانین جیسے احکامات بیان ہوئے ہیں اور عموماً اہل ایمان سے خطاب کیا گیا ہے۔
2. **انداز بیان کا فرق:** مکی سورتوں کا انداز بیان اہل عرب کی فصاحت و بلاغت کے پیشِ نظر معجزانہ اور ادبی شان کا حامل ہے۔ جبکہ مدنی سورتوں کا انداز بیان سادہ اور سلیس ہے۔

(v) آیاتِ احکام کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: آیاتِ احکام سے مراد قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن میں اسلامی شریعت کے قوانین اور احکام بیان کیے گئے ہیں۔ ان آیات میں عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشیات، معاشرت اور حدود و قصاص جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ آیات احکام کو فقہائے اسلام، اسلامی قانون سازی کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

سوال: قرآن مجید کو معجزہ کیوں کہا جاتا ہے؟ جواب: قرآن مجید کو اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ قیامت تک زندہ رہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو ہر اعتبار سے بے مثل ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت اور معجزانہ شان نے اہل عرب کو عاجز کر دیا تھا۔ یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد، عبادات، معاملات اور قوانین کا مکمل بیان موجود ہے، جو اس کی معجزاتی حیثیت کو مزید واضح کرتا ہے۔

سوال: قرآن مجید کی خصوصیت "جامعیت" سے کیا مراد ہے؟ جواب: قرآن مجید کی خصوصیت "جامعیت" سے مراد یہ ہے کہ اس میں زندگی کے تمام شعبوں کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ بعض سابقہ آسمانی کتابوں میں صرف عقائد یا صرف قوانین کا ذکر تھا، لیکن قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد، عبادات، معاشرت، معاملات، اخلاقیات اور قوانین سب کا جامع بیان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ اس کتاب میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔

سوال: علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟

جواب: علوم القرآن سے مراد وہ تمام علوم ہیں جو مفسرینِ قرآن نے قرآن مجید کے مضامین سے اخذ کیے ہیں۔ ان میں مکی و مدنی سورتیں، محکمات و متشابہات، مقطعات اور ناسخ و منسوخ جیسے موضوعات شامل ہیں۔

سوال۲: قرآن مجید کیا ہے اور یہ کتنے عرصے میں نازل ہوا؟

جواب : قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر تقریباً تئیس (23) سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔ یہ انسانوں کے لیے ہدایت کا پیغام اور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

سوال۳: قرآن مجید کی عالم گیریت سے کیا مراد ہے؟ دلیل سے واضح کریں۔

جواب : عالم گیریت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کا پیغام اور اس کی تعلیمات کسی خاص قوم، علاقے یا نسل کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں متعدد بار "یَا أَیُّهَا النَّاسُ" (اے لوگو!) کہہ کر تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ ابراہیم، آیت 52 میں ارشاد ہے: "هٰذَا بَلٰغٌ لِلنَّاسِ" ترجمہ: "یہ (قرآن) انسانوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کا) پیغام ہے۔"

سوال۴: قرآن مجید کی کاملیت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب : قرآن مجید کی کاملیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ہدایات ہر پہلو سے کامل اور مکمل ہیں۔ وحی کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ نبی کریم ﷺ پر مکمل کر دیا گیا اور قرآن مجید سابقہ تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی کامل ترین شکل اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

سوال۵: قرآن مجید کی جامعیت کا کیا مطلب ہے؟ قرآنی دلیل دیں۔

جواب : جامعیت سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید میں زندگی کے تمام شعبوں کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ اس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین کا جامع بیان ہے۔ اس کی دلیل سورۃ النحل کی آیت 89 ہے: "وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ" ترجمہ: "اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔"

سوال۶: ابدیت سے کیا مراد ہے؟

جواب : ابدیت کا مطلب ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ ہمیش کے لیے ہیں اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے یکساں نفع بخش اور قابلِ عمل ہیں۔ اس کی تعلیمات فطری ہیں، اسی لیے ہر زمانے کے انسان کو یہ اپنی رہنمائی کے لیے محسوس ہوتی ہیں۔

سوال۷: قرآن مجید کے کوئی سے چار صفاتی نام ان کے معانی کے ساتھ تحریر کریں۔ جواب : قرآن مجید کے چار صفاتی نام معانی کے ساتھ درج ذیل ہیں:

- **الْفُرْقَان :** حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب۔
- **الذِّكْر :** وعظ و نصیحت پر مبنی کتاب۔
- **الشِّفَاء :** (روحانی بیماریوں سے) شفاء دینے والی کتاب۔
- **النُّور :** (ہدایت کی) روشنی دکھانے والی کتاب۔

سوال۸: مکی اور مدنی سورتوں میں کیا فرق ہے؟

جواب : جو سورتیں ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں اور جو سورتیں ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی سورتیں کہلاتی ہیں۔

سوال۹: مکی سورتوں کی بنیادی خصوصیات اور موضوعات کیا ہیں؟

جواب : مکی سورتوں کے مخاطب زیادہ تر مشرکین مکہ تھے، اس لیے ان میں توحید، رسالت اور آخرت جیسے بنیادی عقائد پر زور دیا گیا ہے۔ ان میں مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی، گزشتہ امتوں کے واقعات بیان ہوئے اور بت پرستی کی مدلل تردید کی گئی۔ ان سورتوں میں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے قرآن کا معجزانہ پہلو نمایاں ہے۔

سوال۱۰: مدنی سورتوں کے اہم موضوعات اور اندازِ بیان کیسا ہے؟

جواب : مدنی سورتوں میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد جہاد و قتال کے احکام، حقوق و فرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔ ان میں عموماً "یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا" کہہ کر اہلِ ایمان سے خطاب کیا گیا ہے اور ان کا اندازِ بیان سادہ اور سلیس ہے۔

سوال۱۱: آیاتِ احکام سے کیا مراد ہے اور ان کی اہمیت کیا ہے؟

جواب : آیاتِ احکام سے مراد قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن میں اسلامی شریعت کے احکام اور قوانین بیان کیے گئے ہیں، جیسے عبادات، معاملات، اخلاقیات اور حدود و قصاص وغیرہ۔ ان کی اہمیت یہ ہے کہ فقہائے اسلام انہیں اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

(ب) علوم الحدیث

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) حدیث کی اہمیت اختصار سے بیان کریں۔ جواب: حدیث نبوی ﷺ قرآن مجید کے بعد دین اور شریعت کی دوسری بڑی بنیاد ہے۔ اُمتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کے بغیر نہ تو قرآن مجید کو مکمل طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی تعلیمات پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود نبی اکرم ﷺ کی اتباع کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور آپ ﷺ کے فرامین کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔

(ii) کن صحابہ کرامؓ کے پاس احادیث کے مجموعے تھے؟ کوئی سے چار صحابہ کرامؓ کے نام لکھیں۔ جواب: عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ میں کئی صحابہ کرامؓ کے پاس احادیث کے تحریری مجموعے موجود تھے۔ ان میں سے چار مشہور نام یہ ہیں:

1. حضرت علیؓ
2. حضرت ابو ہریرہؓ
3. حضرت جابر بن عبداللہؓ
4. حضرت عبداللہ بن عمروؓ

(iii) صحابہ کرامؓ نے کس طرح حفاظتِ حدیث کا اہتمام کیا؟ جواب: صحابہ کرامؓ نے حفاظتِ حدیث کے لیے بھرپور اہتمام فرمایا۔ اُنہوں نے نہ صرف احادیث کو زبانی یاد کیا بلکہ انہیں لکھ کر بھی محفوظ فرمایا۔ اس کے علاوہ، صحابہ کرامؓ نے اپنے عمل کے ذریعے بھی احادیث کو اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔

(iv) تدوینِ حدیث کے دورِ ثانی کی اہم شخصیات میں سے دو کے نام تحریر کریں۔ جواب: تدوینِ حدیث کا دوسرا دور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں باقاعدہ شروع ہوا۔ اس دور کی دو اہم شخصیات درج ذیل ہیں:

1. امام ابو حنیفہؒ
2. امام مالکؒ

(v) صحاحِ ستہ میں سے دو کتب کے نام مع مؤلفین تحریر کریں۔ جواب: صحاحِ ستہ سے مراد حدیث کی چھ مشہور اور مستند کتابیں ہیں۔ ان میں سے دو کتب اور ان کے مؤلفین کے نام یہ ہیں:

1. **صحیح بخاری:** محمد بن اسماعیل البخاری
2. **صحیح مسلم:** مسلم بن حجاج القشیری

اضافی مختصر سوالات

سوال: حدیث کی تعریف کریں اور اس کی اقسام (قول، فعل، تقریر) کی وضاحت کریں۔ جواب: نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہتے ہیں۔

- **قول:** آپ ﷺ کا کوئی فرمان یا ارشاد۔
- **فعل:** آپ ﷺ کا کوئی عمل۔
- **تقریر:** وہ قول یا عمل جو آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہ فرمایا ہو۔
- **صفت:** اس میں آپ ﷺ کے شمائل (جسمانی خدوخال، رنگت وغیرہ) کا تذکرہ شامل ہے۔

سوال ۱۲: حدیث کی تعریف کریں اور اس کی دینی اہمیت واضح کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر (ایسا کام جو آپ کے سامنے کیا گیا اور آپ نے منع نہ فرمایا) یا صفت کو حدیث کہتے ہیں۔ اس کی دینی اہمیت یہ ہے کہ قرآن مجید کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے حدیث کی پیروی لازمی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ذات کو اہل ایمان کے لیے اسوہ حسنہ اور آپ ﷺ کی اتباع کو فرض قرار دیا ہے۔

سوال ۱۳: تدوینِ حدیث کا پہلا دور کون سا تھا اور اس میں حدیث کی حفاظت کیسے کی گئی؟

جواب: تدوینِ حدیث کا پہلا دور عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اس دور میں صحابہ کرامؓ نے احادیث کو نہ صرف یاد کیا بلکہ انہیں لکھ کر بھی محفوظ کیا اور اپنے عمل سے اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔ حضرت علیؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ جیسے صحابہ کے پاس احادیث کے تحریری مجموعے موجود تھے۔

سوال ۱۴: تدوینِ حدیث کا باقاعدہ آغاز کس دور میں ہوا اور اس دور کی نمایاں شخصیات کون تھیں؟

جواب: تدوینِ حدیث کا باقاعدہ آغاز دوسرے دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دورِ خلافت (99 ہجری) میں ہوا۔ اس دور کی نمایاں شخصیات میں امام شعبی، امام ابو حنیفہ، امام مالک، اور امام ابن شہاب زہری رحمہم اللہ شامل ہیں۔

سوال ۱۵: تدوینِ حدیث کا تیسرا دور کیوں اہم سمجھا جاتا ہے؟

جواب: تیسرا دور (تیسری صدی ہجری) اس لیے اہم ہے کہ اس میں تدوینِ حدیث کا کام اپنے عروج کو پہنچ گیا تھا۔ اس دور میں محدثین نے احادیث جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحت وضعف کو جانچنے کا بھی اہتمام کیا، جس کے لیے علم اسماء الرجال اور جرح وتعدیل جیسے فنون وجود میں آئے۔ اسی دور میں صحیح احادیث کو الگ کر کے صحاح ستہ جیسی معتبر کتب مرتب کی گئیں۔

سوال ۱۶: صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟ ان کے نام اور مصنفین تحریر کریں۔ جواب": صحاح" صحیح کی جمع اور "ستہ" چھ کو کہتے ہیں۔ صحاح ستہ سے مراد احادیث کی وہ چھ مشہور کتب ہیں جن میں صحیح احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ کتب درج ذیل ہیں:

1. **(صحیح بخاری)** محمد بن اسماعیل البخاری
2. **(صحیح مسلم)** مسلم بن حجاج القشیری
3. **(سنن ابی داؤد)** سلیمان بن اشعث السجستانی
4. **(جامع ترمذی)** محمد بن عیسیٰ الترمذی

5. (سنن نسائی) احمد بن شعیب النسائی

6. (سنن ابن ماجہ) محمد بن یزید ابن ماجہ

سوال۱۷: اصولِ اربعہ کن کتب کو کہا جاتا ہے؟

جواب: اصولِ اربعہ سے مراد اہلِ تشیع کی چار مستند کتب حدیث ہیں۔ ان کے نام الکافی، مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه، تهذيب الاحكام، اور الاستبصار ہیں۔

سوال۱۸: مرفوع اور موقوف حدیث میں کیا فرق ہے؟

جواب: حدیث کی اصطلاح میں نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کے لیے "مرفوع حدیث" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے، جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کو "موقوف حدیث" کا نام دیا گیا ہے۔

سوال19: مستشرقین سے کیا مراد ہے؟

جواب: مستشرقین وہ غیر مسلم ہیں جنہوں نے مشرقی علوم (اسلامی علوم) پر فتنہ پروری کی نیت سے مہارت حاصل کی اور اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

باب دوم: ایمانیات وعبادات

(الف) توحید کے دلائل اور تقاضے

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) توحید کا معنیٰ ومفہوم تحریر کریں۔

جواب: توحید کا لغوی معنیٰ "ایک ماننا" اور "یکتا جاننا" ہے۔ اسلامی اصطلاح میں توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور لاشریک ماننا ہے۔ تمام انبیائے کرامؑ نے اپنی قوموں کو اللہ کی وحدانیت اور اسی کی عبادت کی تلقین فرمائی۔

(ii) مظاہر قدرت سے وجودِ باری تعالیٰ کی کوئی ایک دلیل تحریر کریں۔

جواب: کائنات میں موجود نظم وضبط اور ترتیب اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک واضح دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک ترتیب سے بنائے ہیں اور ان کی تخلیق میں کوئی نقص یا شگاف نظر نہیں آتا۔ سورج، چاند اور دیگر سیاروں کا بغیر کسی تصادم کے اپنے اپنے دائرے میں حرکت کرنا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس نظام کو چلانے والی ایک عظیم ہستی موجود ہے۔

(iii) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک عقلی دلیل کائنات کے نظام کا بغیر کسی تضاد کے چلنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا" یعنی اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو دونوں کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ کائنات کے نظام میں ہم آہنگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا خالق ایک ہی ہے۔

(iv) توحید کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔ **جواب:** توحید کی دو اقسام درج ذیل ہیں:

1. **توحید فی الذات:** اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حقیقت اور ذات میں اکیلا اور یکتا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔
2. **توحید ربوبیت:** اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس بات پر پختہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے اور کائنات کے تمام امور کو چلانے میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

(v) عملی زندگی میں شرک کے نقصانات کا جائزہ لیں۔

جواب: شرک انسانی زندگی پر انتہائی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ شرک کا ارتکاب کرنے والا شخص اللہ کی بجائے پتھروں اور مورتیوں جیسی مخلوق کے آگے جھک کر انسانیت کی توہین کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان خوف، وہم اور پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ شرک انسان کو یکسوئی سے محروم کر کے اسے فکری اور عملی طور پر بے کار بنا دیتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال نمبر1: توحید کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

جواب : توحید کا لغوی معنی ہے "ایک ماننا" اور "یکتا جاننا"۔ اسلامی اصطلاح میں توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور یکتا مانا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

سوال نمبر2: اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک عقلی دلیل کیا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک عقلی دلیل کائنات کا پیچیدہ اور منظم نظام ہے۔ کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزوں کا خود بخود وجود میں آنا عقلی طور پر ناممکن ہے۔ آسمان، زمین، مختلف مخلوقات اور ان کے رنگ و مزاج کا اختلاف اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ایک عظیم خالق ہستی موجود ہے جو ان سب کو کنٹرول کر رہی ہے۔

سوال نمبر3: قرآن مجید نے کائنات کے نظم وضبط کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظم وضبط کے بارے میں سورۃ الملک کی آیت 3-4 میں ارشاد فرمایا: "وہ جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے، تم رحمن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے، تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمھیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو، نگاہ تھک ہار کر تمھاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔"

سوال نمبر4: توحید فی الذات سے کیا مراد ہے؟

جواب : توحید فی الذات سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حقیقت اور ذات میں اکیلا اور یکتا ہے۔ نہ کوئی اس کی جنس سے ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ وہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

سوال نمبر5: توحید ربوبیت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب : توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ وہی تمام کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے اور اس کام میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

سوال نمبر6: توحید الوہیت سے کیا مراد ہے

؟جواب : توحید الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور عبادت کے لائق ہے۔ اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک کرنا قطعاً جائز نہیں اور پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے تحت گزارنا ہی توحید الوہیت ہے۔

سوال نمبر7: توحید اسماء وصفات کا کیا مطلب ہے؟

جواب : توحید اسماء وصفات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے خاص ناموں اور صفات میں یکتا اور تنہا مانا جائے۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں واحد ہے، اسی طرح وہ اپنے خاص اسماء، صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

سوال نمبر8: شرک کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

جواب : شرک کے لغوی معنی "حصہ داری" اور "ساجھے پن" کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو اس کا حصہ دار اور ساتھی ٹھہرانا۔

سوال نمبر9: ذات میں شرک کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب : ذات میں شرک کی دو صورتیں ہیں:

1. کسی دوسرے میں اللہ تعالیٰ جیسی حقیقت مان کر اسے اللہ کا ہمسر اور برابر سمجھنا۔
2. اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا۔

سوال نمبر10: صفات میں شرک کا کیا مفہوم ہے؟

جواب : صفات میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا۔ جیسے کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا، اس کی صفات کو ذاتی سمجھنا، یا اللہ تعالیٰ کی طرح کامل سمجھنا اور کسی دوسرے کو قادر مطلق تصور کرنا، یہ سب صفات میں شرک ہے۔

سوال نمبر11: صفات کے تقاضوں میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کی عظیم صفات کا تقاضا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے سامنے پیشانی جھکائی جائے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے، کسی اور کے سامنے سجدہ کرتا ہے یا حقیقی اطاعت و محبت کا حقدار سمجھتا ہے تو یہ صفات کے تقاضوں میں شرک کہلائے گا۔

سوال نمبر12: عقیدہ توحید کے عملی زندگی پر دو فوائد تحریر کریں۔

جواب:

1. **عزتِ نفس کی حفاظت :** عقیدہ توحید انسان کو اللہ کے سوا ہر کسی کے سامنے جھکنے سے بچاتا ہے، جس سے اس کی عزتِ نفس اور خودی محفوظ رہتی ہے۔

2. **عجز و انکساری :** توحید پر ایمان رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ تمام اختیارات کا مالک اللہ ہے، لہٰذا وہ تکبر اور غرور کے بجائے عجز و انکساری اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر 13: شرک کا سب سے بڑا نقصان کیا ہے؟

جواب : شرک کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ انسانیت کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اپنے سامنے جھکنے کا حکم دیا ہے۔ جب انسان اللہ کو چھوڑ کر دیگر مخلوقات کے سامنے سر جھکاتا ہے تو وہ انسانیت کی تذلیل کا ارتکاب کرتا ہے اور خوف و وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

سوال: عقیدۂ توحید کے انسانی شخصیت پر کیا مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: عقیدۂ توحید پر پختہ ایمان انسانی شخصیت میں بہت سی مثبت تبدیلیاں لاتا ہے۔ اس سے انسان میں عزتِ نفس پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتا۔ اس میں عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تمام بڑائی صرف اللہ کے لیے ہے۔ یہ عقیدہ انسان میں عزم و ہمت، بہادری اور استقامت پیدا کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔ اس کے علاوہ اس میں قناعت اور صبر و شکر جیسی صفات بھی پیدا ہوتی ہیں۔

(ب) رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) وحی کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: وحی کے لغوی معنی "اشارہ کرنا" اور "چپکے سے دل میں بات ڈال دینا" ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں وحی سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے، براہِ راست دل میں بات ڈال کر یا پردے کے پیچھے سے اپنا پیغام بھیجنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرامؑ پر وحی کے ذریعے ہی اپنے احکام نازل فرمائے۔

(ii) رسالتِ محمدی ﷺ کی دو امتیازی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: رسالتِ محمدی ﷺ کی دو امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. **عالم گیریت:** آپ ﷺ سے پہلے انبیائے کرامؑ کسی خاص قوم یا علاقے کے لیے مبعوث ہوتے تھے، لیکن آپ ﷺ کی نبوت تمام انسانوں کے لیے ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔
2. **ابدیت:** آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت نے پچھلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے اور اب قیامت تک تمام انسانوں کے لیے شریعتِ محمدی ﷺ کی پیروی لازمی ہے۔

(iii) وحی متلو اور وحی غیر متلو میں فرق واضح کریں۔

جواب: وحی متلو سے مراد وہ وحی ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کی تلاوت کی جاتی ہو، جیسے قرآن مجید۔ وحی غیر متلو سے مراد وہ وحی ہے جس میں صرف معانی اور مضامین نبی اکرم ﷺ کے قلبِ مبارک پر نازل کیے گئے ہوں اور آپ ﷺ نے انہیں اپنے الفاظ یا اعمال سے بیان فرمایا ہو، جیسے حدیثِ نبوی۔

(iv) نبی کریم ﷺ کے کوئی سے چار معجزات تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کے چار معجزات درج ذیل ہیں:

1. **اسراء و معراج:** رات کے مختصر حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر آسمانوں کا سفر کرنا۔
2. **شق القمر:** چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔
3. **انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا:** آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے جس سے صحابہ کرامؓ نے سیر ہو کر پانی پیا۔
4. **جوامع الکلم:** آپ ﷺ کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے، یعنی ایسے کلمات جن کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔

(v) عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے مختصر اً تحریر کریں۔

جواب: عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا تھا، وہ حضرت محمد ﷺ پر آکر ختم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قرآنِ مجید نے آپ ﷺ کو "خَاتَمَ النَّبِيِّينَ" یعنی نبیوں کو ختم کرنے والا قرار دیا ہے۔ اس عقیدے پر تمام امتِ مسلمہ کا اجماع (اتفاق) ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال نمبر 13: عقیدہ ختم نبوت پر ایک عقلی دلیل بیان کریں۔

جواب: عقیدہ ختم نبوت پر ایک بڑی عقلی دلیل دین کا مکمل ہونا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے دین کو مکمل کرنے کا اعلان فرما دیا، تو عقلی طور پر کسی نئے نبی یا نئی شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح قرآن مجید اور سیرتِ طیبہ کا مکمل طور پر محفوظ ہونا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اب رہنمائی کے لیے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال نمبر 14: عقیدہ رسالت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: عقیدہ رسالت سے مراد اس بات پر دل سے ایمان رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک انبیاء و رسل کا ایک مقدس سلسلہ قائم فرمایا۔

سوال نمبر15: وحی کی تعریف اور اس کی دو اقسام کون سی ہیں؟

جواب:

- **وحی:** وحی کے لغوی معنی "اشارہ کرنا" اور "دل میں بات ڈالنا" ہیں۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی رسول کی طرف اپنا پیغام بھیجنا "وحی" کہلاتا ہے۔
- **اقسام:** وحی کی دو اقسام ہیں:

1. **وحی متلو:** ایسی وحی جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے ہوں، جیسے قرآن مجید۔
2. **وحی غیر متلو:** ایسی وحی جس میں صرف معانی و مضامین اللہ کی طرف سے القا کیے گئے ہوں اور الفاظ نبی ﷺ کے ہوں، جیسے حدیث مبارکہ۔

سوال نمبر16: رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیت "عالم گیریت" سے کیا مراد ہے؟

جواب: عالم گیریت سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پہلے آنے والے تمام انبیاء کسی خاص علاقے یا قوم کے لیے تھے، مگر حضور اکرم ﷺ کی نبوت کسی خاص علاقے یا قوم کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔

سوال نمبر17: رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیت "ابدیت" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ابدیت کا مطلب یہ ہے کہ رسالت محمدی ﷺ قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لیے ہے اور آپ ﷺ کی شریعت نے پچھلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب قیامت تک تمام انسانوں پر شریعت محمدی ﷺ کی اتباع کرنا لازمی ہے۔

سوال نمبر18: دینِ اسلام کی "کاملیت" سے کیا مراد ہے؟

جواب: کاملیت سے مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، وہ نبی اکرم ﷺ کی آمد پر اپنے کمال کو پہنچ کر مکمل ہو گیا۔ آپ ﷺ کو دینِ کامل عطا فرمایا گیا اور اب اس میں کسی اضافے یا کمی کی گنجائش نہیں۔

سوال نمبر19: قرآن مجید کو "محفوظ کتاب" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: قرآن مجید کو محفوظ کتاب اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ سابقہ آسمانی کتابوں کے برعکس، یہ آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور اس میں قیامت تک ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر20: نبی اکرم ﷺ کے دو معجزات تحریر کریں۔

جواب: نبی اکرم ﷺ کے دو معجزات یہ ہیں:

1. **واقعہ اسراء و معراج:** آپ ﷺ کا رات کے مختصر حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں کا سفر کرنا۔
2. **چاند کا دو ٹکڑے ہونا:** آپ ﷺ کے اشارے سے چاند کا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا۔

سوال نمبر21: عقیدہ ختم نبوت کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبوت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

سوال نمبر22: آئینِ پاکستان (1973ء) میں مسلمان کی کیا تعریف کی گئی ہے؟

جواب: آئینِ پاکستان (1973ء) میں مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے۔

(ج) ملائکہ پر ایمان

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) فرشتوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟ جواب: فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

(ii) فرشتوں کی کوئی سی دو صفات تحریر کریں۔ جواب: فرشتوں کی دو نمایاں صفات یہ ہیں:

1. **نوری مخلوق:** اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔
2. **معصوم عن الخطا:** فرشتے غلطیوں اور گناہوں سے پاک ہیں اور وہ صرف وہی کام کرتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیتا ہے۔

(iii) فرشتوں کی کوئی سی دو ذمہ داریاں تحریر کریں۔ جواب: فرشتوں کی دو اہم ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

1. **اعمال کا اندراج:** کچھ فرشتے انسانوں کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں، جنہیں "کراماً کاتبین" کہا جاتا ہے۔
2. **قبر میں سوال وجواب:** کچھ فرشتے انسان کے مرنے کے بعد قبر میں اس سے سوال وجواب کرتے ہیں، انہیں "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

(iv) ایمان بالملائکہ کے حوالے سے قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ جواب: قرآن مجید میں فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 177 کا ترجمہ ہے: "بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر۔"

(v) فرشتوں پر ایمان رکھنے سے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ جس خالق کی مخلوق اتنی طاقتور ہے وہ خود کتنا عظیم ہوگا۔ اس کے علاوہ انسان اللہ کا شکر گزار بنتا ہے کہ اللہ نے اس کی حفاظت اور خدمت کے لیے فرشتوں کو مقرر فرمایا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال: چار مشہور اور مقرب فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں بتائیں۔

جواب: چار مشہور اور مقرب فرشتے اور ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- **حضرت جبریل علیہ السلام:** ان کی ذمہ داری انبیائے کرامؑ تک اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی) پہنچانا ہے۔
- **حضرت میکائیل علیہ السلام:** یہ بارش برسانے اور مخلوق تک رزق پہنچانے کے امور پر مامور ہیں۔
- **حضرت اسرافیل علیہ السلام:** یہ قیامت کے دن اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔
- **حضرت عزرائیل علیہ السلام:** یہ اللہ کے حکم سے جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔

سوال: کیا فرشتے انسانی شکل اختیار کر سکتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔

جواب: جی ہاں، فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل وصورت اختیار کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے تو وہ ایک عام انسان کی شکل میں تھے۔ اسی طرح احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام اکثر حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

سوال نمبر 23: ایمان بالملائکہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایمان بالملائکہ سے مراد اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، وہ ہر وقت اللہ کے حکم کے تابع رہتے ہیں، کبھی اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جن کاموں پر اللہ نے انہیں مامور کیا ہے وہ انہیں سرانجام دیتے ہیں۔

سوال نمبر 24: فرشتے کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کی صفات کیا ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے۔ وہ غلطیوں اور گناہوں سے پاک ہیں، انہیں کھانے، پینے اور سونے کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حکم بجالانے میں مصروف رہتے ہیں۔

سوال نمبر 26: کراماً کاتبین اور منکر نکیر کون ہیں؟

جواب:

- **کراماً کاتبین:** یہ وہ فرشتے ہیں جنہیں انسانوں کے اعمال (اچھے اور برے) لکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔
- **منکر نکیر:** یہ وہ فرشتے ہیں جو انسان کے مرنے کے بعد قبر میں اس سے سوال وجواب کرتے ہیں۔

سوال نمبر 27: فرشتوں پر ایمان لانے کے دو اثرات کیا ہیں؟

جواب:

1. انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ جس کی مخلوق اتنی طاقتور ہے وہ خود کتنا عظیم ہوگا۔
2. انسان اللہ کا شکر گزار ہوتا ہے کہ اللہ نے اس کے فائدے، حفاظت اور خدمت کے لیے فرشتے مقرر فرمائے ہیں۔

(د) کتب سماویہ پر ایمان

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے مراد اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اپنے انبیائے کرامؑ پر کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ یہ ایمان لانا کہ یہ تمام کتابیں اللہ کی طرف سے تھیں، اسلام کے بنیادی عقائد کا حصہ ہے۔

(ii) آسمانی کتابوں کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیائے کرامؑ پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان میں سے چار بڑی اور مشہور کتابیں یہ ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل، اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ ان کے علاوہ دیگر انبیائے کرامؑ پر مختصر احکامات پر مشتمل صحیفے بھی نازل ہوئے، جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفے۔

(iii) آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیمات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں تین بنیادی عقائد مشترکہ طور پر موجود رہے ہیں:

1. **عقیدۂ توحید:** یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔
2. **عقیدۂ رسالت:** اللہ کے بھیجے ہوئے نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانا۔ اس کے علاوہ تمام کتابوں میں عقیدہ آخرت، نماز، روزہ، اور اچھے اخلاق کی تعلیمات بھی مشترک رہی ہیں۔

(iv) وحی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: وحی علم کے حصول کا سب سے مستند اور قطعی ذریعہ ہے۔ جن معاملات اور حقائق کو سمجھنے سے انسانی عقل قاصر تھی یا غلطی کر سکتی تھی، ان کی صحیح تفہیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرامؑ پر وحی نازل فرما کر انسانیت پر عظیم احسان فرمایا۔ وحی کے ذریعے حاصل ہونے والے علم میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اضافی مختصر سوالات

سوال نمبر1: کتب سماویہ سے کیا مراد ہے؟

جواب : کتب سماویہ سے مراد وہ آسمانی کتابیں ہیں۔ یہ وہ کتابیں اور صحیفے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے مختلف انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل فرمائے۔

سوال نمبر2: اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں اور صحیفے کیوں نازل فرمائے؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں اور صحیفے اس لیے نازل فرمائے تاکہ انبیاء کرام علیہم السلام ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکام سے لوگوں کو آگاہ کریں، اس کے عذاب سے ڈرائیں اور اس کے انعامات کی بشارت دیں۔ یہ کتابیں انسانوں کی رہنمائی کے لیے ایک ہدایت نامے کی حیثیت رکھتی ہیں۔

سوال نمبر3: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کے بارے میں قرآن مجید کیا حکم دیتا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا واضح حکم دیا ہے۔ سورۃ النساء، آیت 136 میں ارشاد ہے" : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ "ترجمہ:"اے ایمان والو! اللہ پر اور اُس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل فرمائی اور ان کتابوں پر جو اُس نے پہلے نازل فرمائیں۔"

سوال نمبر4: حدیث کی روشنی میں ایمان کے ارکان میں کتب پر ایمان کا کیا درجہ ہے؟

جواب : حضور اکرم ﷺ نے ایمان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، (قیامت کے روز) اس سے ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لے آؤ۔" (صحیح مسلم: 09)۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ایمان کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔

سوال نمبر5: چار مشہور آسمانی کتابوں اور ان کے انبیاء کے نام لکھیں۔

جواب:

1. **تورات :** حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
2. **زبور :** حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
3. **انجیل :** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
4. **قرآن مجید :** حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔

سوال نمبر6: کتابوں اور صحیفوں میں کیا فرق ہے؟

جواب : آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں، جبکہ صحیفوں میں انہیں مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ صحیفے مختصر یا چند احکامات پر مشتمل کتابچے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر7: قرآن مجید میں کن انبیاء کے صحیفوں کا ذکر آیا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الاعلیٰ، آیات 18-19 میں ارشاد ہے: "یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔"

سوال نمبر8: وحی کے ذریعے حاصل ہونے والے علم کی کیا نوعیت ہے؟

جواب : وحی کے ذریعے حاصل ہونے والا علم قطعی اور یقینی ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ علم ان چیزوں کی تفہیم کے لیے نازل فرمایا جن کو سمجھنے سے انسانی عقل قاصر تھی یا غلطی کر سکتی تھی۔

سوال نمبر9: تمام آسمانی کتب کی تین مشترکہ بنیادی تعلیمات کون سی ہیں؟

جواب : تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں تین بنیادی عقیدے مشترکہ طور پر موجود رہے ہیں:

1. **توحید :** اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔

2. **رسالت :** اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء ورسل پر ایمان لانا۔

3. **آخرت :** مرنے کے بعد کی زندگی اور جزاوسزا پر یقین رکھنا۔

سوال نمبر 10: بنیادی عقائد کے علاوہ دیگر کون سی تعلیمات تمام آسمانی کتب میں مشترک تھیں؟

جواب : بنیادی عقائد کے علاوہ دیگر مشترکہ تعلیمات میں عبادات اور اخلاقیات شامل ہیں۔ مثلاً اللہ کی بارگاہ میں دعامانگنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قربانی کرنا، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، سچ بولنا، دوسروں کے حقوق ادا کرنا، عاجزی اختیار کرنا، حلال کھانااور شرم وحیاکے ساتھ زندگی گزارنا۔

سوال نمبر 11: قرآن مجید کو دیگر آسمانی کتابوں پر کیا امتیاز حاصل ہے؟

جواب : قرآن مجید کو دیگر آسمانی کتابوں پر درج ذیل امتیازات حاصل ہیں:

1. **آخری کتاب :** یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اس نے پچھلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

2. **مکمل حفاظت :** یہ واحد آسمانی کتاب ہے جو آج تک اپنی اصلی حالت میں مکمل طور پر محفوظ ہے، کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

3. **جامعیت :** یہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے اور اس میں سابقہ کتب کے مضامین کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبے کے لیے تعلیمات موجود ہیں۔

4. **معجزہ :** یہ حضور اکرم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے، جس کی تعلیمات اور بیان کردہ حقائق کو جدید سائنس بھی تسلیم کر رہی ہے۔

سوال نمبر 12: قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام دو طرح سے فرمایا ہے۔ ایک تو اسے لوگوں کے سینوں میں محفوظ کر کے (حفاظِ کرام کے ذریعے) اور دوسرا دیگر ذرائع (یعنی تحریری شکل) سے بھی اس کی حفاظت کا اہتمام فرمایا ہے۔

سوال نمبر 13: قرآن مجید کو حضور اکرم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب : قرآن مجید کو حضور اکرم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا ہر حرف، لفظ، آیت اور اس کی تعلیمات خود ایک معجزہ ہیں۔ اس میں کائنات کے بارے میں جو حقائق چودہ سو سال پہلے بیان کیے گئے تھے، آج کا ترقی یافتہ دور اور جدید سائنس بھی ان کو تسلیم کر رہی ہے۔ یہ دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جس کی عظمت کا ہر دور کے ماہرین نے اعتراف کیا ہے۔

(۵) آخرت پر ایمان

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت کے بارے قرآن مجید کی تعلیمات مختصر بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید کے مطابق دنیا کی یہ زندگی عارضی اور امتحان کی جگہ ہے۔ ہر چیز کی طرح ایک دن یہ دنیا بھی فنا ہو جائے گی، جس کے بعد ایک نئی اور دائمی زندگی شروع ہو گی۔ اس دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان کے اعمال کا حساب و کتاب لیا جائے گا اور انہیں اچھے اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا دی جائے گی۔

(ii) آخرت میں مسلمانوں کو کس قسم کی نعمتوں سے نوازا جائے گا؟

جواب: آخرت میں نیک مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ عرش کے سائے میں ہوں گے اور انہیں جنت کی خوشخبری دی جائے گی۔ ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ انہیں نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں حوضِ کوثر سے پانی پلایا جائے گا، جس کے بعد انہیں کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

(iii) قرآن مجید نے مشرکین کے دوبارہ زندہ کیے جانے کے شبہات کا کیسے رد کیا ہے؟

جواب: مشرکینِ مکہ کو شبہ تھا کہ انسان کے مرنے اور گل سڑ جانے کے بعد اسے دوبارہ کیسے زندہ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔" (سورۃ الروم: 27)۔ اس دلیل سے واضح ہوتا ہے کہ جس ذات کے لیے پہلی بار پیدا کرنا مشکل نہیں، اس کے لیے دوبارہ زندہ کرنا اور بھی آسان ہے۔

(iv) حوضِ کوثر کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: حوضِ کوثر میدانِ محشر میں نبی کریم ﷺ کو عطا کیا جانے والا میٹھے پانی کا ایک حوض ہے۔ اس کا پانی جنت کی نہر "کوثر" سے آتا ہے اور وہ دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ اہل ایمان کو آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے اس کا پانی پلائیں گے، جس کے بعد انہیں جنت میں داخلے تک پیاس محسوس نہیں ہو گی۔

(v) شفاعتِ کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعتِ کبریٰ نبی کریم ﷺ کی ایک خصوصیت ہے۔ یہ سفارش کی وہ قسم ہے جس کا فائدہ پوری انسانیت کو ہو گا۔ قیامت کے دن جب لوگ حساب کے انتظار کی سختی سے پریشان ہوں گے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں گے جس کے بعد حساب و کتاب کا عمل شروع ہو گا۔ اسی شفاعت کو "مقام محمود" بھی کہتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

سوال: برزخ اور پل صراط کا تصور واضح کریں۔

جواب:

- **برزخ:** انسان کی موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کی درمیانی زندگی کو "برزخ" کہتے ہیں۔ جزا و سزا کا سلسلہ اسی مرحلے سے شروع ہو جاتا ہے اور یہ قیامت قائم ہونے تک جاری رہتا ہے۔
- **پل صراط:** قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل نصب کیا جائے گا جسے "پل صراط" کہتے ہیں۔ اس کے نیچے جہنم کی آگ بھڑک رہی ہوگی۔ نیک لوگ اپنے اعمال کے مطابق تیزی سے گزر جائیں گے جبکہ گناہگار اس سے جہنم میں گر جائیں گے۔

سوال نمبر 1: آخرت کا لغوی معنی کیا ہے اور عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: لفظ "آخرت" کے معنی "بعد میں آنے والی چیز" کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں عقیدہ آخرت سے مراد اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ دنیا کی یہ زندگی ایک دن فنا ہو جائے گی، جس کے بعد ایک نئی اور ہمیشہ رہنے والی زندگی شروع ہوگی۔ اس نئی زندگی میں تمام انسانوں کو ان کے دنیاوی اعمال کا حساب و کتاب دینے اور جزا و سزا پانے کے لیے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

سوال نمبر 2: یوم آخرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ دن جس دن تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے ان کے اعمال کا حساب و کتاب لیا جائے گا اور انہیں ان کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی، اسے "یوم آخرت" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 3: دنیاوی زندگی کی حقیقت اور آخرت سے اس کا کیا تعلق ہے؟

جواب: دنیاوی زندگی کی حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک امتحان کی جگہ ہے اور عارضی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دے کر آزمائش کے لیے اس دنیا میں بھیجا ہے۔ اس کے برعکس، موت کے بعد شروع ہونے والی اخروی زندگی دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ انسان کے اس دنیا میں کیے گئے اعمال کے مکمل نتائج آخرت کی زندگی میں ہی ظاہر ہوں گے۔

سوال نمبر 4: کیا عقیدہ آخرت صرف اسلام میں ہے یا دیگر مذاہب میں بھی اس کا تصور موجود ہے؟

جواب: عقیدہ آخرت تمام مذاہب کے اہم ترین عقائد میں سے ایک ہے۔ تقریباً تمام مذاہب کی تعلیم یہ رہی ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو گا بلکہ اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اسے دنیا کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ البتہ منکرین آخرت موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے، حساب کتاب اور جنت و دوزخ کا انکار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآن مجید نے منکرین آخرت کے اس شبہ کا کیا جواب دیا ہے کہ انسان گل سڑ جانے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشرکین کے اس شبہ کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ" (سُوْرَةُ الرُّوْم : 27) ترجمہ: "اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔" اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جس ذات نے انسان کو پہلی بار بغیر کسی نمونے کے پیدا کیا، اس کے لیے اسے دوبارہ زندہ کرنا کہیں زیادہ آسان ہے۔

سوال نمبر 6: عقیدہ آخرت پر ایک عقلی دلیل کیا ہے؟

جواب: عقیدہ آخرت پر ایک عقلی دلیل یہ ہے کہ انسانی عقل اور فطرت اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ہر عمل کا بدلہ ملنا چاہیے۔ اس دنیا میں بہت سے نیک لوگوں کو ان کی نیکی کا پورا صلہ نہیں ملتا اور بہت سے ظالم سزا سے بچ جاتے ہیں۔ لہٰذا عقلِ سلیم اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک دن ایسا ضرور ہونا چاہیے جس میں نیکوکاروں کو ان کی نیکیوں کی مکمل جزا اور برے اعمال کرنے والوں کو ان کے جرائم کی پوری سزا دی جائے، اور وہ دن قیامت کا دن ہے۔

سوال نمبر 7: برزخ کی زندگی کیا ہے اور یہ کب تک جاری رہے گی؟

جواب: برزخی زندگی موت سے لے کر قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے تک کا درمیانی عالم ہے۔ انسان کے اعمال کی جزا و سزا کا سلسلہ اس کی موت کے بعد برزخ کی صورت میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یہ مرحلہ اس وقت ختم ہو گا جب قیامت قائم ہونے کے لیے صور پھونکا جائے گا۔

سوال نمبر 8: حشر و نشر کے مرحلے میں کیا ہو گا؟

جواب: حشر و نشر کے مرحلے میں تمام انسانوں کو ان کی قبروں سے اٹھا کر ایک بہت بڑے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کے لیے اکٹھا کیا جائے گا۔ اس دن سورج مخلوق کے انتہائی قریب ہو گا، لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ گناہ گاروں کے لیے یہ دن بہت سخت اور ہولناک ہو گا جبکہ ایمان والوں کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ عرش کے سائے میں ہوں گے۔

سوال نمبر 9: میدانِ محشر میں اعمال کا حساب کیسے ہو گا؟

جواب: میدانِ محشر میں اعمال کا وزن کرنے کے لیے ترازو (میزان) نصب کیا جائے گا اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہو گا۔ جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا، انہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دے کر جنت کی خوشخبری دی جائے گی۔ جبکہ کفار، منافقین اور جن کے گناہوں کا پلڑا بھاری ہو گا، ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں تھما کر انہیں دوزخ کی وعید سنائی جائے گی۔

سوال نمبر 10: حوض کوثر کیا ہے اور اس کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: میدانِ محشر میں نبی کریم ﷺ کو میٹھے پانی کا ایک حوض عطا کیا جائے گا جسے "حوض کوثر" کہتے ہیں۔ اس کا پانی جنت کی نہر کوثر سے آ رہا ہو گا اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہو گا۔ اہل ایمان نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے اس کا پانی پئیں گے، جس کے بعد انہیں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

سوال نمبر 11: پل صراط کیا ہے؟

جواب: پل صراط جہنم کے اوپر نصب ایک پل ہے جس سے تمام لوگوں کو گزرنا ہو گا۔ یہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہو گا۔ نیک لوگ اپنے اعمال کے مطابق پلک جھپکتے ہی اس سے گزر جائیں گے، جبکہ گناہ گاروں کے لیے اس سے گزرنا مشکل ہو گا اور جن کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ اس پل سے جہنم میں گر جائیں گے۔

سوال نمبر12: شفاعت کے معنی کیا ہیں اور اس کی اقسام کونسی ہیں؟

جواب:

- **شفاعت :** شفاعت کے معنی "سفارش" کے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اذن (اجازت) سے انبیاء کرام، ملائکہ، شہداء اور صالحین گناہگار مومنوں کی بخشش کے لیے سفارش کریں گے۔
- **اقسام :** شفاعت کی دو قسمیں ہیں:

1. **شفاعتِ کبریٰ :** یہ سب سے بڑی شفاعت ہے جو صرف نبی کریم ﷺ فرمائیں گے۔ اس کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیونکہ اس کی وجہ سے حساب کتاب کا طویل اور سخت انتظار ختم ہو کر حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی کو "مقامِ محمود" کہتے ہیں۔
2. **شفاعتِ صغریٰ :** یہ وہ شفاعت ہے جو دیگر انبیاء کرام، ملائکہ، علماء، شہداء اور صالحین اللہ کے حکم سے گناہگار مومنوں کو جنت میں داخل کروانے یا ان کے درجات بلند کروانے کے لیے کریں گے۔

سوال نمبر13: عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب : عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر گہرے اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. **نیک اعمال کی طرف رغبت :** انسان کو یقین ہوتا ہے کہ اسے اپنے ہر عمل کی جزا ملے گی، اس لیے وہ کثرت سے نیک اعمال کرتا ہے۔
2. **برائی سے اجتناب :** سزا کے خوف سے انسان گناہوں اور برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔
3. **حقوق کا احترام :** اسے یقین ہوتا ہے کہ حقوق العباد ادا نہ کرنے پر آخرت میں جوابدہ ہونا پڑے گا، اس لیے وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرتا ہے۔
4. **صبر و تحمل کا حصول :** وہ دنیاوی تکالیف اور مصیبتوں پر اس یقین کے ساتھ صبر کرتا ہے کہ آخرت میں اس کا اجر ملے گا۔
5. **بہادری و سرفروشی :** موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
6. **عمدہ سیرت کی تعمیر :** یہ عقیدہ انسان میں اچھے اخلاق پیدا کرتا ہے اور اس کے کردار کی تعمیر کرتا ہے۔

سوال نمبر14: عقیدہ آخرت انسان میں صبر و تحمل کیسے پیدا کرتا ہے؟

جواب : عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ دنیا میں پیش آنے والی تمام تکالیف اور مصیبتیں بے کار نہیں جائیں گی، بلکہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بہترین اجر ملے گا اور وہ اس کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی۔ یہی سوچ اسے ہر طرح کی مصیبت اور تکلیف کا صبر و تحمل سے مقابلہ کرنے کی طاقت دیتی ہے۔

سوال نمبر15: عقیدہ آخرت بہادری اور سرفروشی کا جذبہ کیسے پیدا کرتا ہے؟

جواب : عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے کی وجہ سے انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسے ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس کی جان اللہ کی امانت ہے۔ اس لیے وہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کرنے سے گریز نہیں کرتا اور خوشی سے شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

(و) فلسفۂ نماز

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) نماز کی اہمیت مختصر بیان کریں۔

جواب: نماز اسلام کا توحید و رسالت کے بعد اہم ترین رکن ہے اور اسے دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں کثرت سے نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ نماز کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے اور اس کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(ii) نماز میں خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

جواب: خشوع سے مراد انسان کے ظاہری اعضاء کا عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں جھک جانا ہے، جبکہ خضوع سے مراد دل اور خیالات کا پوری طرح اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ خشوع و خضوع کو نماز کی روح قرار دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی نماز ادا کرنے والوں کو کامیاب قرار دیا ہے۔

(iii) نماز کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: نماز کے دو اہم فوائد یہ ہیں:

1. **روحانی فائدہ:** نماز بندے اور اللہ کے درمیان ایک مضبوط روحانی تعلق قائم کرتی ہے، دل کو سکون اور اطمینان بخشتی ہے اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتی ہے۔
2. **اخلاقی فائدہ:** نماز انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اس کے دل کو صاف کرتی ہے اور اسے ایک صالح زندگی گزارنے کی تحریک دیتی ہے۔

(iv) نماز باجماعت کی کوئی سی دو حکمتیں بیان کریں۔

جواب: نماز باجماعت میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **اجتماعیت اور مساوات کا درس:** جب امیر و غریب، حاکم و محکوم ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں تو معاشرتی فرق ختم ہو جاتا ہے اور برابری و مساوات کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔

2. **باہمی ہمدردی اور اخوت کا فروغ:** باجماعت نماز سے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے، جس سے ان میں محبت، ہمدردی اور غمگساری کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

(v) نماز کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: نماز انسانی زندگی پر گہرے مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ یہ اللہ سے تعلق قائم کر کے روحانی سکون فراہم کرتی ہے، انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے اور اس کے اخلاق کو سنوارتی ہے۔ دن میں پانچ بار وضو کرنے سے جسمانی پاکیزگی اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے سے نظم و ضبط، مساوات اور بھائی چارے جیسے معاشرتی اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

سوال: "نماز قائم کرنے" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: "نماز قائم کرنے" کا مطلب صرف نماز پڑھنا نہیں، بلکہ اسے اس کے تمام ظاہری اور باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ اس میں نماز کی شرائط (جیسے وضو، پاکیزگی، وقت کی پابندی) کو پورا کرنا اور نماز کو خشوع و خضوع اور اخلاص کے ساتھ ادا کرنا شامل ہے۔ ریاکاری سے بچنا اور صرف اللہ کی رضا کے لیے نماز ادا کرنا بھی نماز قائم کرنے کا حصہ ہے۔

سوال: کن حالتوں میں نماز کی ادائیگی میں رخصت دی گئی ہے؟

جواب: نماز ہر حالت میں فرض ہے اور کسی صورت معاف نہیں۔ تاہم، امت کی سہولت کے لیے اسلام نے کچھ ناگزیر حالتوں میں رخصت عطا فرمائی ہے۔ سفر کی حالت میں نماز کو مختصر (قصر) پڑھنے کی اجازت ہے۔ بیماری کی حالت میں اگر کوئی کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اسے بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشاروں سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

سوال نمبر 1: اسلام میں توحید و رسالت کے بعد اہم ترین رکن کون سا ہے؟

جواب : اسلام میں توحید و رسالت کی شہادت کے بعد اہم ترین رکن نماز ہے۔

سوال نمبر 2: قرآن مجید میں نماز کے بارے میں کثرت سے کیا حکم وارد ہوا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں نماز قائم کرنے کا حکم کثرت سے وارد ہوا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الروم، آیت 31 میں ارشاد ہے: "اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔"

سوال نمبر 3: حدیث نبوی ﷺ کے مطابق اسلام کی بنیاد کن پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے؟

جواب : حدیث نبوی ﷺ کے مطابق اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے:

1. یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔
2. نماز قائم کرنا۔
3. زکوۃ دینا۔
4. حج کرنا۔
5. رمضان کے روزے رکھنا۔

سوال نمبر 4: نبی کریم ﷺ نے دین کا ستون کس چیز کو قرار دیا ہے؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "دین کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون (عمود) نماز ہے۔" (جامع ترمذی: 2616)

سوال نمبر 5: قیامت کے دن سب سے پہلے کس عمل کے بارے میں سوال کیا جائے گا؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ: 1425)

سوال نمبر 6: نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب : نماز کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا اس میں شک کرے یا نماز کا مذاق اڑائے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

سوال نمبر 7: نبی کریم ﷺ نے پانچ نمازوں کی مثال کس طرح بیان فرمائی ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کے گھر کے سامنے نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ اسی طرح پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: 667)

سوال نمبر 8: نماز کا بنیادی مقصد اور فلسفہ کیا ہے؟

جواب : نماز کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک مضبوط روحانی تعلق قائم کرنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا مؤثر ترین ذریعہ ہے اور بندے کے دل میں اللہ کی محبت، خوف اور خشیت پیدا کرتی ہے۔

سوال نمبر 9: نماز بے حیائی اور برے کاموں سے کیسے روکتی ہے؟

جواب : قرآن مجید میں ارشاد ہے: "اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ" (سورۃ العنکبوت: 45) ترجمہ: "بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برے کاموں سے۔" نماز انسان کے دل کو صاف کرتی ہے، اس کے خیالات اور اعمال کو نیک بناتی ہے، اسے اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری کی یاد دہانی کرواتی ہے اور اس طرح انسان غفلت اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

سوال نمبر 10: کن حالات میں نماز فرض ہے؟

جواب : نماز سفر، حضر، تنگی، خوشحالی، خوشی، غمی، صحت، بیماری، جنگ اور امن، غرض ہر حالت میں فرض ہے اور کسی صورت بھی معاف نہیں ہے۔

سوال نمبر 11: کن صورتوں میں نماز میں رخصت دی گئی ہے؟

جواب : امت کی سہولت کی خاطر بعض ناگزیر حالات میں نماز کو مختصر پڑھنے (قصر)، یا بیماری کی حالت میں بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشاروں کے ساتھ پڑھنے کی رخصت عطا فرمائی گئی ہے۔

سوال نمبر 12: نماز کی شرائط کیا ہیں؟

جواب : نماز کی شرائط میں سے چند یہ ہیں:

1. وضو کرنا (پانی نہ ملنے پر تیمم کرنا)۔
2. نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔
3. جسم اور کپڑوں کا پاک ہونا۔
4. ستر کا چھپانا۔
5. نماز کا وقت ہونا۔
6. قبلہ کی طرف رخ کرنا۔
7. نماز کی نیت کرنا۔

سوال نمبر 13: نماز میں خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

جواب:

- **خشوع :** اس سے مراد انسان کے ظاہری اعضاء کا عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جانا ہے۔
- **خضوع :** اس سے مراد انسان کے دل اور خیالات کا مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ خشوع و خضوع کو نماز کی روح قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 14: نماز میں اخلاص کی کیا اہمیت ہے اور ریاکاری کا کیا حکم ہے؟

جواب : نماز میں اخلاص کی بہت تاکید کی گئی ہے، یعنی نماز صرف اللہ کی رضا کے لیے پڑھی جائے۔ نماز میں ریاکاری (دکھاوا) سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے ریاکاری سے نماز ادا کی اس نے شرک کیا۔" (مسند احمد: 17140)

سوال نمبر 15: نماز باجماعت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب : قرآن و حدیث میں نماز باجماعت ادا کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ سورۃ البقرہ، آیت 43 میں "رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" کا حکم نماز باجماعت کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث کے مطابق باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے 25 یا 27 گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

سوال نمبر 16: نماز کے روحانی اور جسمانی فوائد کیا ہیں؟

جواب:

- **روحانی فوائد :** اللہ سے تعلق قائم ہوتا ہے، دل کو سکون ملتا ہے، احساسِ بندگی قائم رہتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں اور انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے۔
- **جسمانی فوائد :** دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنے سے جسم پاک صاف اور تروتازہ رہتا ہے۔ رکوع اور سجود کی ہیئت طبی فوائد رکھتی ہے؛ جیسے سجدے میں خون دماغ تک آسانی سے پہنچتا ہے جس سے دماغ تروتازہ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 17: نماز کے اجتماعی و معاشرتی فوائد کیا ہیں؟

جواب : نماز باجماعت ادا کرنے سے بے شمار اجتماعی و معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں، جن میں شامل ہیں:

1. **اطاعتِ امیر :** امام کی پیروی سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
2. **اخوت و ہمدردی :** مسلمانوں میں باہمی محبت، ہمدردی اور یگانگت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
3. **باہمی آگاہی :** ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے جس سے غم گساری کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔
4. **مساوات :** ایک ہی صف میں امیر و غریب، حاکم و محکوم کے اکٹھے کھڑے ہونے سے مساوات اور برابری کا عملی درس ملتا ہے۔
5. **نظم و ضبط :** مقررہ وقت پر ایک ساتھ نماز ادا کرنے سے نظم و ضبط کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(ز) فلسفۂ زکوٰۃ و صدقات

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

(i) کوئی سے چار مصارفِ زکوٰۃ تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں، جن میں سے چار درج ذیل ہیں:

1. **فقراء:** وہ نادار لوگ جن کے پاس کچھ مال ہو مگر نصاب سے کم ہو۔
2. **مساکین:** وہ انتہائی غریب لوگ جن کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔
3. **عاملین:** زکوٰۃ اکٹھی کرنے اور تقسیم کرنے والا عملہ۔
4. **فی سبیل اللہ:** دین کے فروغ کے کاموں میں خرچ کرنا۔

(ii) سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں۔

جواب: سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کا نصاب درج ذیل ہے:

- **سونا:** ساڑھے سات (7.5) تولے سونا۔
- **چاندی:** ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی۔ اگر کسی مسلمان کے پاس اس مقدار میں سونا یا چاندی یا اس کے برابر نقد رقم موجود ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اسے اڑھائی فیصد (2.5٪) کی شرح سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

(iii) عاملین زکوٰۃ کی ذمہ داریاں بیان کریں۔

جواب: عاملین زکوٰۃ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کو جمع کرنے اور اسے مستحقین میں تقسیم کرنے کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس فریضے کو انتہائی دیانت داری اور امانت داری سے انجام دیں۔ اجتماعی اموال میں خیانت کرنا ایک سنگین جرم ہے، اور ایسے شخص کے لیے سخت وعید ہے۔ انہیں چاہیے کہ زکوٰۃ کو صحیح مصارف میں تقسیم کرنے کا اہتمام کریں۔

(iv) اسلام کا نظام زکوٰۃ طبقاتی نظام کے خاتمے کا کیسے ضامن ہے؟

جواب: نظام زکوٰۃ دولت کو امیروں سے لے کر غریبوں تک تقسیم کرتا ہے، جس سے دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی بلکہ گردش میں رہتی ہے۔ اس سے غریبوں کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں، غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور امیر و غریب کے درمیان طبقاتی فرق کم ہو جاتا ہے، جس سے ایک فلاحی اور متوازن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

(v) اگر دس (10) تولے سونے کی قیمت تیس (30) لاکھ ہو تو اس پر کتنی زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: چونکہ دس تولے سونا نصاب (ساڑھے سات تولے) سے زیادہ ہے، اس لیے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فیصد (2.5٪) ہے۔

- کل مالیت = 3,000,000 روپے
- زکوٰۃ کی شرح = 2.5٪
- زکوٰۃ کی رقم = 3,000,000 کا 2.5٪ = 75,000 روپے لہٰذا، تیس لاکھ روپے پر 75,000 روپے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اضافی مختصر سوالات

سوال نمبر 1: زکوٰۃ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

جواب : زکوٰۃ کے لغوی معنی "پاک ہونا" اور "نشوونما پانا" ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد وہ مالی عبادت ہے جو ہر عاقل، بالغ اور صاحب نصاب مسلمان پر اس کے مال پر سال میں ایک مرتبہ اڑھائی فیصد کی شرح سے فرض ہے۔

سوال نمبر 2: قرآن مجید نے زکوٰۃ کی فرضیت کا مقصد کیا بیان کیا ہے؟

جواب : قرآن مجید نے سورۃ التوبہ، آیت 103 میں زکوٰۃ کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "آپ ان کے مال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ آپ انھیں پاک کریں اور اس کے ذریعے ان کا تزکیہ کریں۔" اس آیت کی رو سے زکوٰۃ کا بنیادی مقصد مال کو پاک کرنا اور زکوٰۃ دینے والے کے دل کو دولت کی ہوس سے پاک کر کے اس کا تزکیہ نفس کرنا ہے۔

سوال نمبر 3: زکوٰۃ کب فرض ہوئی اور اس کا مکمل نظام کب نافذ ہوا؟

جواب : زکوٰۃ یکم رمضان المبارک 2 ہجری کو فرض ہوئی۔ زکوٰۃ کا مکمل نظام 9 ہجری میں فتح مکہ کے بعد نافذ ہوا۔

سوال نمبر 4: زکوٰۃ کے منکر کا کیا حکم ہے اور صحابہ کرامؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف کیا اقدام کیا؟

جواب : زکوٰۃ اسلام کا ایک فرض حکم ہے، اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد جب بعض عرب قبائل نے مسلم حکومت کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے خلاف جہاد کیا اور اسلام کے اس اہم حکم کو نافذ کیا۔

سوال نمبر 5: کن لوگوں پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ (شرائط بیان کریں)

جواب : زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو۔
2. وہ صاحبِ نصاب ہو (یعنی نصاب کے برابر مال کا مالک ہو)۔
3. اس کے مال پر ایک قمری سال گزر چکا ہو۔

4. اس کا مال، قرض اور بنیادی ضروریاتِ زندگی (مثلاً گھر کا سامان، کھانے، پینے اور پہننے) سے زائد ہو۔

سوال نمبر 6: سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کا نصاب اور شرح کیا ہے؟

جواب : زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر مالیت ہے۔ اس پر شرح زکوٰۃ اڑھائی فیصد (یعنی چالیسواں حصہ) ہے۔

سوال نمبر 7: جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟

جواب : جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں، اور 40 بکریاں ہیں۔ یہ نصاب ان جانوروں پر لاگو ہوتا ہے جو نسل بڑھانے کی نیت سے رکھے گئے ہوں اور سال کا اکثر حصہ جنگل وغیرہ میں چرتے ہوں۔

سوال نمبر 8: مالِ تجارت سے کیا مراد ہے اور اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب : مالِ تجارت سے مراد وہ سامان ہے جسے تجارت اور خرید و فروخت کی نیت سے خریدا گیا ہو۔ اس پر بھی نقدی کی طرح اڑھائی فیصد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

سوال نمبر 9: قرآن مجید نے زکوٰۃ کے کون سے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں؟

جواب : قرآن مجید نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف (وہ لوگ جنہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے) بیان کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1. فقراء (غریب)
2. مساکین (محتاج)
3. عاملین (زکوٰۃ اکٹھی کرنے والا عملہ)
4. تالیفِ قلوب (جن کی اسلام کی طرف دلجوئی مقصود ہو)
5. غلام آزاد کرنے کے لیے
6. قرض داروں کا قرض ادا کرنا
7. فی سبیل اللہ (اللہ کے راستے میں)
8. مسافر

سوال نمبر 10: عشر کا لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب : عشر کا لغوی معنی "دسواں حصہ" (10 فیصد) ہے۔ دینی اصطلاح میں عشر سے مراد زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔

سوال نمبر 11: قدرتی اور مصنوعی طریقے سے سیراب ہونے والی زمین پر عشر کی شرح کیا ہے؟

جواب:

- جو زمین بارش یا چشموں کے پانی سے سیراب ہو، اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ (10 فیصد) ہے۔
- جو زمین کنویں کے پانی یا مصنوعی طریقے (مثلاً ٹیوب ویل) سے سیراب کی جائے، اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ (5 فیصد) ہے۔

سوال نمبر 12: عشر اور زکوٰۃ میں بنیادی فرق کیا ہے؟

جواب : عشر اور زکوٰۃ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ مال (سونا، چاندی، نقدی وغیرہ) کا حق ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے مال پر سال کا گزرنا ضروری ہے۔ جبکہ عشر زمینی پیداوار کا حق ہے اور اس میں سال کا گزرنا ضروری نہیں، بلکہ اگر سال میں دو یا زائد مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ فصل کی کٹائی پر عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر 13: خمس سے کیا مراد ہے اور یہ کس مال پر لاگو ہوتا ہے؟

جواب: خُمس کا معنی "پانچواں حصہ" ہے۔ جنگ کے دوران دشمن سے حاصل ہونے والے مال کو "مالِ غنیمت" کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس) اللہ، اس کے رسول ﷺ، آپ ﷺ کے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت 41 میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 14: عاملینِ زکوٰۃ کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور خیانت کرنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

جواب : جو لوگ زکوٰۃ وصول کر کے اسے مستحقین میں تقسیم کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کام کو انتہائی دیانت داری سے ادا کریں۔ اجتماعی اموال میں خیانت ایک سنگین جرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی اور اس نے اس میں خیانت کی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔

سوال نمبر 15: اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب : اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، یہ انسانی جسم میں روح کی مانند ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے، دولت گردش میں رہتی ہے اور چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ اس سے ایک فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور طبقاتی تقسیم ختم ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 16: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے مال اور اس کی اپنی ذات پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب : زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، زکوٰۃ دینے والے کا دل باطنی بیماریوں مثلاً بخل، حرص اور دولت کی ہوس سے پاک ہو جاتا ہے۔

(ح) فلسفۂ صوم (روزہ)

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) صوم (روزے) کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: "صوم" عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی "رُک جانا" ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں، صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات سے رک کے رہنے کا نام روزہ ہے۔

(ii) روزے کا فدیہ تحریر کریں۔

جواب: اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا یا دائمی بیمار ہو کہ اس کے صحت یاب ہونے کی کوئی امید نہ ہو اور وہ روزہ نہیں رکھ سکتا، تو اس پر ہر روزے کے بدلے فدیہ دینا لازم ہے۔ روزے کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت (صبح و شام) کا کھانا کھلانا ہے۔

(iii) رمضان المبارک کے روزے کو "فرض معین" روزہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے کو "فرض معین" اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ وہ فرض روزہ ہے جس کو ادا کرنے کا وقت اور مہینہ (رمضان المبارک) شریعت کی طرف سے متعین کر دیا گیا ہے۔ اسے کسی اور وقت میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔

(iv) ماہِ رمضان کے دو مسنون عمل تحریر کریں۔

جواب: ماہِ رمضان کے دو مسنون اعمال درج ذیل ہیں:

1. **قیام اللیل (تراویح):** رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز ادا کرنا مسنون ہے، جس میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اور سنا جاتا ہے۔
2. **اعتکاف:** رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

(v) روزے کے انسانی صحت پر کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: روزے کے انسانی صحت پر متعدد مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **نظامِ ہضم کی درستی:** روزہ رکھنے سے معدہ خالی رہتا ہے، جس سے نظامِ ہضم کو آرام ملتا ہے اور وہ کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔
2. **قوتِ مدافعت میں اضافہ:** روزہ رکھنے سے جسم فاضل اور فاسد مادوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جسم کے اعضاء میں بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا ہوتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال: روزے کا بنیادی مقصد کیا ہے اور یہ کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ تم پر روزے اس لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ روزہ انسان کو اللہ کی رضا کے لیے جائز خواہشات سے بھی روکتا ہے، جس سے اس کے اندر صبر، ضبطِ نفس اور اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ یہی کیفیت تقویٰ کہلاتی ہے جو انسان کو باقی گیارہ مہینے بھی گناہوں سے بچاتی ہے۔

سوال نمبر 1: صوم کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں روزے کو "صوم" کہا گیا ہے۔ صوم کا لغوی معنی ہے "رُک جانا"۔ اسلامی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور بعض دوسری جائز خواہشات سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روکے رکھنا، روزہ کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 2: اسلام میں روزے کی فرضیت اور اہمیت کیا ہے؟

جواب : روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں سورۃ البقرہ، آیت 183 میں ارشاد ہے: "اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔" یہ آیت روزے کی فرضیت اور اس کے بنیادی مقصد (تقویٰ) کو واضح کرتی ہے۔

سوال نمبر 3: حدیث کی روشنی میں رمضان کے روزوں کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب : احادیث مبارکہ میں رمضان کے روزوں کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "جس کسی نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (برائیوں سے اجتناب) کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔" (صحیح بخاری: 1901)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ گناہوں کی مغفرت کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر 4: کیا روزہ صرف امتِ محمدیہ ﷺ پر فرض کیا گیا ہے؟

جواب : نہیں، روزہ صرف امتِ محمدیہ ﷺ پر فرض نہیں کیا گیا۔ قرآن مجید میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے۔ آج بھی مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ روزہ رکھتے ہیں، اگرچہ ان کے روزوں کی نوعیت اور وقت مسلمانوں کے روزوں سے مختلف ہے۔

سوال نمبر 5: کن لوگوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں؟

جواب : رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل، بالغ، صحت مند اور مقیم (جو سفر میں نہ ہو) مسلمان پر فرض ہیں۔

سوال نمبر6: مریض یا مسافر کے لیے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کوئی شخص مریض یا مسافر ہونے کی وجہ سے رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس پر لازم ہے کہ وہ بعد میں (جب عذر ختم ہو جائے) اس چھوڑے ہوئے روزے کی قضا کرے، یعنی اتنے ہی روزے رکھے جتنے اس نے چھوڑے تھے۔

سوال نمبر7: روزے کا فدیہ کیا ہے اور یہ کب اور کس پر لازم ہوتا ہے؟

جواب : جو مسلمان اتنا زیادہ بیمار یا بوڑھا ہو کہ اس کے کبھی بھی تندرست ہونے اور روزہ رکھنے کی امید نہ ہو، تو وہ ہر روزے کے بدلے فدیہ دے گا۔ روزے کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت یعنی صبح و شام کا کھانا کھلانا ہے۔

سوال نمبر8: جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب : اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دے تو اس پر قضا (ایک روزہ) اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔ کفارہ یہ ہے کہ وہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی رہ جائے تو از سرِ نو ساٹھ روزے رکھنا لازم ہوں گے۔ اگر اس کی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

سوال نمبر9: روزے کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب : روزے کی تین قسمیں ہیں:

1. **فرضِ عین :** وہ روزہ جو لازم ہو اور اس کو ادا کرنے کا وقت متعین ہو، جیسے رمضان کا روزہ۔
2. **فرضِ غیر معین :** وہ روزہ جو لازم ہو لیکن اس کو ادا کرنے کا وقت متعین نہ ہو، جیسے کفارے یا قضا کا روزہ۔
3. **نفلی روزہ :** جیسے نو اور دس محرم کا روزہ یا یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ۔

سوال نمبر10: رمضان المبارک کے چند مسنون اعمال کون سے ہیں؟

جواب : رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون اعمال میں قیام اللیل (نمازِ تراویح)، کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسنون دعائیں مانگنا، آخری عشرے میں اعتکاف کرنا اور شبِ قدر کو تلاش کرنا شامل ہیں۔

سوال نمبر11: نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں عبادت کا اہتمام کیسے فرماتے تھے؟

جواب : نبی کریم ﷺ یوں تو پورا سال ہی رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت فرماتے تھے، لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آپ ﷺ عبادت کا غیر معمولی اہتمام فرماتے تھے، خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جانے کی تلقین فرماتے تھے۔

سوال نمبر12: اعتکاف کیا ہے اور یہ کب کیا جاتا ہے؟

جواب : اعتکاف سے مراد دنیاوی مشاغل ترک کر کے اللہ کی عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا ہے۔ رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

سوال نمبر13: شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے اور یہ کب ہوتی ہے؟

جواب : شبِ قدر بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ قرآن مجید میں اسے ایک ہزار مہینوں سے بہتر رات قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں (21،23،25،27،29) میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔

سوال نمبر14: صدقہ فطر کیا ہے اور یہ کب ادا کیا جاتا ہے؟

جواب : صدقہ فطر ایک واجب صدقہ ہے جو ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنی اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کیا جاتا ہے تاکہ غریب اور نادار لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

سوال نمبر15: روزہ انسان کو گناہوں سے کیسے بچاتا ہے؟

جواب : روزہ انسان میں تقویٰ (اللہ کا ڈر) پیدا کرتا ہے، جو تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے روزے کو گناہوں کے مقابلے میں ڈھال قرار دیا ہے۔ جب انسان اللہ کی رضا کے لیے جائز خواہشات کو بھی چھوڑ دیتا ہے تو اس میں ناجائز کاموں اور گناہوں سے بچنے کی صلاحیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

سوال نمبر16: روزہ معاشرے میں برابری اور ہم آہنگی کا احساس کیسے پیدا کرتا ہے؟

جواب : رمضان کے مہینے میں جب امیر و غریب، آقا و غلام، حاکم و محکوم سب ایک ساتھ، ایک ہی وقت میں روزہ رکھتے ہیں اور ایک ہی وقت میں سحر و افطار کرتے ہیں، تو ان میں برابری اور مساوات کا گہرا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور امیر و غریب کا فرق مٹنے لگتا ہے۔

سوال نمبر17: روزہ انسان میں سادگی اور قناعت کی صفت کیسے پیدا کرتا ہے؟

جواب : جب روزہ دار سارا دن بھوکا پیاسا رہتا ہے تو افطاری کے وقت اسے سادہ سے سادہ چیز بھی انتہائی لذیذ محسوس ہوتی ہے۔ یہ احساس روزے دار کو اللہ کی نعمتوں کی قدر سکھاتا ہے اور اس میں سادگی اور قناعت (تھوڑے پر راضی رہنا) کی صفت پیدا کرتا ہے۔

سوال نمبر18: روزہ انسان کو وقت کا پابند کیسے بناتا ہے؟

جواب : روزے میں مقررہ وقت پر سحری ختم کرنا اور مقررہ وقت پر افطار کرنا، انسان کو وقت کا پابند بناتا ہے۔ وقت کے بارے میں یہ احتیاط اور ایک ماہ کی مسلسل مشق روزے دار کو اس بات کا عادی بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی بقیہ زندگی کے امور بھی وقت پر انجام دے۔

سوال نمبر 19: روزے کے طبی اور جسمانی فوائد کیا ہیں؟

جواب : طبی ماہرین کے مطابق معدے کا ہر وقت بھرا رہنا بہت سی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ روزہ رکھنے سے جب انسان کا معدہ خالی ہوتا ہے تو نظامِ ہضم کو آرام ملتا ہے اور انسانی جسم کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جسم میں قوتِ مدافعت پیدا ہوتی ہے اور جسم فاضل رطوبتوں اور فاسد مادوں سے پاک ہو جاتا ہے، جس سے صحت بہتر ہوتی ہے۔

(ط) فلسفۂ حج و قربانی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

(i) حج کی فرضیت بیان کریں۔

جواب: حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت (مالی اور جسمانی طور پر طاقت رکھنے والے) مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج کی فرضیت کا حکم 9 ہجری میں نازل ہوا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔"

(ii) حج کی کوئی سی چار شرائط تحریر کریں۔

جواب: کسی مرد اور عورت پر حج لازم ہونے کے لیے چار شرائط درج ذیل ہیں:

1. مسلمان ہونا
2. بالغ ہونا
3. عاقل ہونا
4. صاحبِ استطاعت ہونا (یعنی سفر اور اہل خانہ کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت رکھنا)۔

(iii) حج کے کوئی سے چار مناسک تحریر کریں۔

جواب: حج میں ادا کیے جانے والے اعمال کو مناسکِ حج کہتے ہیں۔ چار مناسک درج ذیل ہیں:

1. **احرام باندھنا:** میقات سے حج کی نیت کر کے مخصوص لباس پہننا۔
2. **وقوفِ عرفہ:** 9 ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا، جو حج کا رکنِ اعظم ہے۔
3. **رمی جمرات:** منیٰ میں شیطان کو کنکریاں مارنا۔
4. **طوافِ زیارت:** قربانی کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

(iv) قربانی کا فلسفہ بیان کریں۔

جواب: قربانی کا اصل فلسفہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دینا ہے۔ یہ عمل حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے اور اس بات کا عہد ہے کہ اگر اللہ کی راہ میں جان بھی قربان کرنی پڑے تو اس سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

(v) حج اُمتِ مسلمہ میں اجتماعیت کے فروغ کا کیسے سبب بنتا ہے؟

جواب: حج عالمِ اسلام کے اتحاد، مساوات اور اجتماعیت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ اس موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان ایک ہی لباس (احرام) میں، ایک ہی جیسے مناسک ادا کرتے ہیں، جس سے رنگ، نسل، زبان، اور امیر و غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔ ان کے درمیان اخوت، بھائی چارے اور اتحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور عالمی اسلامی برادری کا تصور مضبوط ہوتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال نمبر 1: حج کا لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب : حج کے لغوی معنی "ارادہ کرنا" ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ایامِ حج میں مناسکِ حج ادا کرنے کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا "حج" کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 2: حج کی فرضیت کا حکم کب نازل ہوا اور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں کتنے حج اور عمرے ادا فرمائے؟

جواب : حج کی فرضیت کا حکم ہجرت کے نویں (9) سال نازل ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔

سوال نمبر 3: قرآن مجید میں حج کی فرضیت کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران، آیت 97 میں ارشاد فرمایا: "اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جس کسی نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ جہان (والوں) سے بے نیاز ہے۔"

سوال نمبر 4: حجِ مبرور (مقبول حج) کی کیا جزا بیان کی گئی ہے؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"حجِ مبرور(مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"(جامع ترمذی:933)

سوال نمبر5:حج کن عبادات پر مشتمل ہے اور اس کے مناسک کونسے ہیں؟

جواب : حج ایک ایسی جامع عبادت ہے جو بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادات پر مشتمل ہے۔ حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف اور سعی کرنا شامل ہیں۔

سوال نمبر6:کن لوگوں پر حج فرض ہے؟(شرائط بیان کریں)

جواب : مرد اور عورت پر حج لازم ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ مسلمان ہو، بالغ ہو، عاقل ہو، تندرست ہو اور اتنے مال کا مالک ہو کہ حج کے زادِ راہ کے علاوہ اس کے پاس اہل خانہ کی گزر بسر کے لیے مناسب رقم موجود ہو۔

سوال نمبر7:حج کے مناسک کب سے کب تک ادا کیے جاتے ہیں؟

جواب : حج کے مناسک آٹھ(8) ذوالحجہ "یوم الترویہ" سے شروع ہو کر تیرہ(13) ذوالحجہ کو اختتام پذیر ہوتے ہیں۔

سوال نمبر8:میقات سے کیا مراد ہے اور پاکستان سے جانے والوں کا میقات کون سا ہے؟

جواب : میقات سے مراد خانہ کعبہ کے چاروں سمتوں میں موجود وہ مقامات ہیں جہاں سے احرام باندھے بغیر حرم کی حدود میں داخل ہونا منع ہے۔ پاکستان سے جانے والے لوگوں کا میقات "یلملم" ہے جو خانہ کعبہ سے ایک سو اٹھائیس(128) کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔

سوال نمبر9:حج کی کتنی اقسام ہیں؟ان کے نام اور مختصر تعریف لکھیں۔

جواب : حج کی تین اقسام ہیں:

1. **حجِ افراد :** مکہ مکرمہ کا رہائشی صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر مناسک ادا کرتا ہے۔
2. **حجِ تمتع :** میقات سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے، عمرہ کر کے احرام اتار دیا جائے اور پھر 8 ذوالحجہ کو حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے۔
3. **حجِ قران :** میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی اکٹھی نیت کی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے حج قران ادا فرمایا اور یہ حج فضیلت والا ہوتا ہے۔

سوال نمبر10: تلبیہ کیا ہے؟اس کے الفاظ اور ترجمہ لکھیں۔

جواب : تلبیہ وہ کلمات ہیں جو حاجی احرام باندھنے اور نیت کرنے کے بعد باآوازِ بلند ادا کرتے ہیں۔

- **الفاظ" :** لَبَّیْکَ، اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ"
- **ترجمہ" :** میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

سوال نمبر11:وقوفِ عرفہ سے کیا مراد ہے اور یہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

جواب : وقوفِ عرفہ حج کا مرکزی رکن ہے، جس کا معنی "عرفات کے میدان میں ٹھہرنا" ہے۔ حاجی 9 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں ٹھہرتے ہیں، جہاں حج کا خطبہ سنا جاتا ہے، ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کی جاتی ہیں اور غروبِ آفتاب تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

سوال نمبر12:مزدلفہ میں حاجی کیا اعمال کرتے ہیں؟

جواب : حاجی عرفات سے مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرتے ہیں، رات کھلے آسمان تلے گزارتے ہیں اور جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں چنتے ہیں۔

سوال نمبر13:رمی، قربانی اور حلق سے کیا مراد ہے؟

جواب:

- **رمی 10 :** ذوالحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ آکر بڑے جمرہ(جمرہ عقبہ) کو سات کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔
- **قربانی :** رمی کے بعد جانور ذبح کیا جاتا ہے۔
- **حلق یا قصر :** قربانی کے بعد مرد حاجی سر منڈواتے ہیں(حلق) یا بال چھوٹے کرواتے ہیں(قصر)۔

سوال نمبر14:طوافِ زیارت کیا ہے؟

جواب 10 : ذوالحجہ کو قربانی اور حلق کے بعد حاجی احرام اتار کر عام لباس پہن لیتے ہیں۔ اس کے بعد حرم کعبہ جا کر جو طواف اور سعی کی جاتی ہے، اسے "طوافِ زیارت" کہتے ہیں۔ یہ حج کا ایک لازمی رکن ہے۔

سوال نمبر15:حرمین شریفین سے کیا مراد ہے اور حجاج کرام مدینہ منورہ میں کن مقامات کی زیارت کرتے ہیں؟

جواب : مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو "حرمین شریفین "یعنی" دو عزت والی جگہیں" کہا جاتا ہے۔ حجاج کرام مدینہ منورہ میں روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دیتے ہیں، مسجدِ نبوی خصوصاً ریاض الجنہ میں نوافل ادا کرتے ہیں اور تاریخی قبرستان "جنت البقیع" میں مدفون اہل بیت اطہار، صحابہ کرام اور مشاہیر اسلام کی قبور پر حاضری دیتے ہیں۔

سوال نمبر16: حج عالمِ اسلام کے اتحاد اور مساوات کا مظہر کیسے ہے؟

جواب : حج کے موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان ایک ہی جیسا لباس (احرام) پہن کر، ایک ہی جیسے کلمات (تلبیہ) ادا کرتے ہوئے، ایک ہی مرکز (خانہ کعبہ) کا طواف کرتے ہیں۔ اس موقع پر امیر و غریب، حاکم و محکوم، کالے اور گورے کا فرق مٹ جاتا ہے، جس سے مسلمانوں میں اخوت، بھائی چارے، مساوات اور عالمی اتحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

سوال نمبر17: قربانی کا دن سال کا افضل ترین دن کیوں شمار ہوتا ہے؟

جواب : عید الاضحی (10 ذوالحجہ) کا دن سال کا افضل ترین دن اس لیے شمار ہوتا ہے کیونکہ اس دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ یہ دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے۔

سوال نمبر18: قربانی نہ کرنے والے کے لیے حدیث میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔" (سنن ابن ماجہ: 3123)۔ یہ قربانی کی اہمیت اور اسے ترک کرنے پر سخت وعید کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال نمبر19: قربانی کا اصل فلسفہ کیا ہے؟

جواب : قربانی کا اصل فلسفہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے اپنی سب سے پیاری خواہشات کو قربان کر دینا ہے اور اس بات کا عہد کرنا ہے کہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ محض جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ اپنے اندر جذبۂ ایثار اور اطاعتِ الٰہی پیدا کرنا ہے۔

باب نمبر 3: سیرتِ طیبہ ﷺ

(الف) نبی کریم ﷺ بطور مثالی سربراہ خاندان

مشقی مختصر سوالات وجوابات

سوال ۱: نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کیسے تربیت فرمائی؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بچپن ہی میں اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق رکھنا سکھایا۔ آپ ﷺ نے ان کی یہ تربیت فرمائی کہ زندگی میں جب بھی کچھ مانگنے کی ضرورت پیش آئے تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور جب بھی مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا۔

سوال ۲: فرمانِ نبوی کی روشنی میں کھانے کے آداب تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے اپنے سوتیلے بیٹے سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے کھانے کے آداب سکھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

- اے بچے! کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھا کرو۔
- اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔
- اپنے سامنے سے کھایا کرو۔

سوال ۳: نبی کریم ﷺ کی اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ اپنی بیٹیوں سے انتہائی محبت اور شفقت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ﷺ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف بڑھتے، انہیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ ﷺ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھتیں، آپ ﷺ کا بوسہ لیتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

سوال ۴: نبی کریم ﷺ نے حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیسا سلوک کیا؟

جواب: جب آپ ﷺ کی رضاعی بہن، سیدہ شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آپ ﷺ کے پاس تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ انتہائی اکرام کا معاملہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھائی اور ان کے ساتھ بہت احترام سے پیش آئے۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ نے سیدہ شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سفارش پر ان کے قبیلے کے قیدیوں کو بھی رہا فرما دیا۔

اضافی مختصر سوالات وجوابات

سوال: نبی کریم ﷺ کی زندگی کا کونسا پہلو ایک کامل نمونہ ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر پہلو انسانی زندگی کے لیے کامل ترین نمونہ ہے، اور اس کا ایک اہم پہلو آپ ﷺ کی خاندانی زندگی ہے۔

سوال: بطور سربراہ خاندان، نبی کریم ﷺ کے کردار کی کیا خاصیت ہے؟

جواب: بطور سربراہ خاندان، نبی کریم ﷺ کے کردار میں ایسا اخلاقی نظم و ضبط موجود ہے جو انسانی احساسات اور جذبات کو متوازن رکھتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے خاندانی رشتوں کو نبھاتے ہوئے کن ذمہ داریوں کو پورا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے خاندان کے مختلف رشتوں کو نبھانے میں محبت و شفقت کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور تربیتی ذمہ داریوں کو بھی بہترین طریقے سے پورا فرمایا۔

سوال: آپ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تربیت کیسے فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق رکھنا سکھایا۔ آپ ﷺ نے انہیں تربیت دی کہ جب بھی کچھ سوال کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کریں اور جب بھی مدد کی ضرورت ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

سوال: آپ ﷺ نے کھانے کے کیا معاشرتی آداب سکھائے؟

جواب: آپ ﷺ بچوں کو معاشرتی آداب سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے سوتیلے بیٹے سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت کی کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھا کرو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔

سوال: جب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقے کی کھجور کھالی تو آپ ﷺ نے کیا کیا اور کیا فرمایا؟

جواب: جب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقے کی کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی کریم ﷺ نے فوراً ان کے منہ سے وہ کھجور نکال دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہم اہل بیت صدقہ نہیں کھاتے۔

سوال: نبی کریم ﷺ کا خاندان کے بزرگوں کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟

جواب: نبی کریم ﷺ اپنے چچاؤں، پھوپھیوں اور خاندان کے دیگر بزرگوں کا بے حد احترام فرماتے تھے۔

سوال: آپ ﷺ نے بوڑھے مسلمان کی تعظیم کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصہ ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کی وفات پر اپنے جذبات کا اظہار کیسے کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کی وفات کے سال کو "عام الحزن" (غم کا سال) قرار دیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ ﷺ اکثر ان کی بھلائیوں کو یاد فرماتے تھے۔

سوال: غزوہ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیسے تسلی دی؟

جواب: جب آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی نصیحت فرمائی۔

سوال: جب حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے بزرگ والد کو آپ ﷺ کے پاس لائے تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ "آپ نے انہیں کیوں تکلیف دی، آپ انہیں گھر ہی میں رہنے دیتے، میں خود وہاں آجاتا۔" اس سے بزرگوں کے لیے آپ ﷺ کے احترام کا پتا چلتا ہے۔

سوال: گھر والوں سے سلوک کے بارے میں آپ ﷺ کا مشہور فرمان کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔"

سوال: ازواج مطہرات کے ساتھ آپ ﷺ کا روزانہ کا معمول کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ روزانہ تمام ازواج مطہرات کے گھر تشریف لے جاتے، ہر ایک کی ضرورت معلوم کرتے اور اسے پورا فرماتے۔

سوال: سفر پر جاتے ہوئے ازواج مطہرات میں عدل قائم رکھنے کے لیے آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟

جواب: سفر پر جانے سے پہلے آپ ﷺ تمام ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے تھے اور جن کا نام نکلتا، انہیں اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔

سوال: آپ ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک دوسرے کے لیے محبت اور احترام کا اظہار کیسے کرتے تھے؟

جواب: جب سیدہ فاطمہؓ آپ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے، انہیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھتیں، آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

سوال: آپ ﷺ کی محبت و شفقت کا حضرت زید بن حارثہؓ پر کیا اثر ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو اتنی شفقت اور محبت دی کہ انہوں نے اپنے حقیقی والدین کے ساتھ جانے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

سوال: آپ ﷺ کا اپنے نواسوں حضرت حسنؓ و حسینؓ کے ساتھ کیسا برتاؤ تھا؟

جواب: حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا بچپن آپ ﷺ کی تربیت میں گزرا اور آپ ﷺ ان کے ساتھ کمال شفقت اور محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔

سوال: آپ ﷺ اپنی رضاعی بہن سیدہ شیماؓ سے کیسے پیش آئے؟

جواب: جب آپ ﷺ کی رضاعی بہن سیدہ شیما رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان کا انتہائی اکرام فرمایا، ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور ان سے بہت احترام کا برتاؤ کیا۔

سوال: آپ ﷺ نے سیدہ شیماؓ کی سفارش پر کیا اقدام کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنی رضاعی بہن سیدہ شیما رضی اللہ عنہا کی سفارش پر ان کے قبیلے کے تمام قیدیوں کو رہا فرما دیا۔

سوال: صلہ رحمی (رشتوں کو جوڑنے) کے کیا فوائد بتائے گئے ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی (وسعت) ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

(ب) نبی کریم ﷺ بطور مثالی سربراہ ریاست

مشقی مختصر سوالات وجوابات

سوال ۱: دشمنوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے کیا اقدامات فرمائے؟ جواب: دشمن کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے سراغ رسانی کا ایک باقاعدہ نظام مرتب فرمایا تھا۔ اس نظام کے ذریعے آپ ﷺ دشمنوں کے حالات، ان کے ارادوں اور منصوبوں سے آگاہ رہتے تھے۔

سوال ۲: مدینہ منورہ کے ارد گرد آباد قبائل کے ساتھ معاہدوں کی وجہ سے اسلامی ریاست کو کیا فوائد حاصل ہوئے؟ جواب: نبی کریم ﷺ نے متعدد قبائل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے دوستوں کی تعداد میں اضافہ ہو اور ان کی سیاسی پوزیشن مستحکم ہو جائے۔

سوال ۳: ریاستِ مدینہ کے تعلیمی نظام میں ہمارے لیے کیا راہ نمائی ہے؟ جواب: ریاستِ مدینہ کے تعلیمی نظام سے ہمیں یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ دینی تعلیم و تبلیغ کا ایک مربوط نظام قائم کرنا اسلامی حکومت کا ایک بنیادی فریضہ ہے۔ وہاں "صفہ" کے نام سے ایک باقاعدہ درس گاہ موجود تھی جہاں تعلیم و تربیت کا مستقل انتظام تھا۔

سوال ۴: عہدِ نبوی میں سرکاری ملازمین کو بیت المال سے کتنی تنخواہ ملتی تھی؟ جواب: عہدِ نبوی میں سرکاری کام کرنے والوں کے لیے تنخواہوں کا نظام جاری تھا، لیکن انہیں صرف اتنی تنخواہ ملتی تھی جس سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے۔

سوال ۵: نبی کریم ﷺ کی خارجہ پالیسی کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟ جواب: نبی کریم ﷺ کی خارجہ پالیسی کا اہم اصول دعوتِ اسلام کا فروغ تھا۔ آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کو دعوتی خطوط لکھے۔ اس کے اثرات یہ ہوئے کہ جن بادشاہوں نے اسلامی دعوت کو قبول کیا، اللہ نے انہیں عزت بخشی، اور جنہوں نے انکار کیا، ان کا اقتدار زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا۔

اضافی مختصر سوالات وجوابات

سوال: بطور سربراہ ریاست نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی کا بنیادی ستون کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی حکمت عملی کا بنیادی ستون یہ تھا کہ "قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے"۔

سوال: سربراہ حکومت کے طور پر نبی کریم ﷺ کی زندگی کیسی مثال ہے؟

جواب: سربراہ حکومت کے طور پر بھی نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی ایک مثالی نمونہ ہے۔

سوال: ریاست مدینہ کے لیے آپ ﷺ کی بنائی ہوئی حکمت عملی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے ریاست مدینہ کی مضبوطی، پھیلاؤ، امن اور شہریوں کی بھلائی کے لیے جو حکمت عملی ترتیب دی، وہ تمام حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

سوال: بطور سربراہ ریاست، آپ ﷺ کی حکمت عملی کا بنیادی ستون کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی حکمت عملی کا ستون اس بنیاد پر قائم تھا کہ "قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے"۔

سوال: ریاست مدینہ کے قیام کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب: ریاست مدینہ کے قیام کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر مبنی نظام کا قیام تھا۔

سوال: ریاست مدینہ کی بنیاد کے لیے آپ ﷺ نے کون سے ابتدائی اقدامات اٹھائے؟

جواب: آپ ﷺ نے ریاست مدینہ کی بنیاد کے لیے میثاق مدینہ، مواخات مدینہ اور مسجد نبوی کی تعمیر جیسے ابتدائی اقدامات اٹھائے۔

سوال: مواخات مدینہ اور میثاق مدینہ کے ذریعے آپ ﷺ نے کیا مقاصد حاصل کیے؟

جواب: آپ ﷺ نے مواخات مدینہ کے ذریعے مسلمانوں کو آپس میں متحد کیا اور میثاق مدینہ کے ذریعے یہودیوں کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا، جس کی وجہ سے مدینہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن گیا۔

سوال: ریاست مدینہ میں ریاستی امور کی انجام دہی کا مرکز کیا تھا؟

جواب: ریاست مدینہ میں ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے مسجد نبوی کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

سوال: آپ ﷺ نے ریاست کے داخلی اور خارجی امور میں کن چیزوں پر توجہ دی؟

جواب: داخلی امور میں آپ ﷺ نے امن و امان، استحکام، ترقی اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی، جبکہ خارجی امور میں آپ ﷺ نے مدینہ کے دفاع، دشمنوں سے باخبر رہنے اور دوسری ریاستوں سے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش فرمائی۔

سوال: آپ ﷺ کی ریاستی حکمت عملی میں سب سے زیادہ اہمیت کس چیز کو حاصل تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی ریاستی حکمت عملی میں سب سے زیادہ اہمیت اسلام کی اشاعت، دین کی تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو حاصل تھی۔

سوال: ریاست مدینہ میں "صفہ" کا کیا کردار تھا؟

جواب: صفہ ایک باقاعدہ درس گاہ تھی جہاں تعلیم و تربیت کا مستقل انتظام تھا، اور یہاں سے صحابہ کرام کو مختلف قبائل میں اشاعت اسلام اور دینی تعلیم کے لیے بھیجا جاتا تھا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخص کون ہے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو اللہ کی مخلوق (کنبے) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق کے بارے میں کیا ضمانت دی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی مسلمان نے اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم پر ظلم کیا تو قیامت کے دن آپ ﷺ خود اس غیر مسلم کے حق میں وکیل بنیں گے۔

سوال: ریاست کو فوجی اور سیاسی طور پر مضبوط کرنے کے لیے آپ ﷺ نے ہجرت کے حوالے سے کیا تدبیر اختیار کی؟

جواب: آپ ﷺ نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جو بھی قبیلہ یا خاندان مسلمان ہو، وہ ہجرت کر کے مدینہ یا اس کے قریبی علاقوں میں آباد ہو جائے تاکہ مسلمانوں کی آبادی بڑھے اور ان کی فوجی و سیاسی پوزیشن مضبوط ہو۔

سوال: کیا آپ ﷺ ریاستی معاملات میں مشورہ کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں، نبی کریم ﷺ مختلف معاملات میں صحابہ کرام اور ازواج مطہرات سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

سوال: انتظامی امور کے لیے آپ ﷺ نے کیا اقدام کیا اور اس کی ایک مثال دیں؟

جواب: آپ ﷺ نے انتظامی امور اور دین کے فروغ کے لیے مختلف علاقوں میں گورنر مقرر فرمائے، جس کی ایک مشہور مثال حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنانا ہے۔

سوال: عہد نبوی میں سرکاری عہدے داروں کی تنخواہ کا کیا معیار تھا؟

جواب: سرکاری کام کرنے والوں کے لیے تنخواہوں کا نظام تھا، لیکن انہیں صرف اتنی تنخواہ ملتی تھی جس سے ان کی بنیادی ضرورت پوری ہو سکے۔

سوال: عہدے اور منصب کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا تعلیم دی؟

جواب: آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ کوئی بھی عہدہ یا منصب ایک اعزاز سے بڑھ کر ایک ذمہ داری ہے۔

سوال: دشمنوں کے منصوبوں سے آگاہ رہنے کے لیے آپ ﷺ نے کونسا نظام قائم کیا؟

جواب: دشمنوں کے منصوبوں سے آگاہ رہنے کے لیے آپ ﷺ نے سراغ رسانی (انٹیلیجنس) کا ایک نظام مرتب فرمایا تھا۔

سوال: قریش کی معاشی قوت کو کمزور کرنے کے لیے آپ ﷺ نے کیا فوجی حکمت عملی اپنائی؟

جواب: آپ ﷺ نے شام جانے والی تجارتی شاہراہ کی ناکہ بندی فرما کر قریش کی معاشی قوت کو کمزور کر دیا۔

سوال: آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہکار کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: صلح حدیبیہ کو آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہکار کہا جاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم اصول کیا تھا اور اس کے لیے آپ ﷺ نے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم اصول دعوت اسلام کا فروغ تھا۔ اس مقصد کے لیے آپ ﷺ نے دنیا کے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کو دعوتی خطوط لکھے۔

(ج) نبی کریم ﷺ بطور مثالی سپہ سالار

مشقی مختصر سوالات و جوابات

سوال ۱: بطور سپہ سالار نبی کریم ﷺ کے دو اوصاف بیان کریں۔

جواب: بطور سپہ سالار نبی کریم ﷺ کے دو نمایاں اوصاف یہ ہیں:

1. **بہترین منصوبہ ساز:** آپ ﷺ ایک بہترین منصوبہ ساز تھے۔ آپ نے کم وسائل کے ساتھ غزوہ بدر میں فتح حاصل کی اور غزوہ خندق میں بہترین حکمت عملی اپنائی۔
2. **امن پسندی:** آپ ﷺ ہر ممکن حد تک لڑائی سے گریز فرماتے اور امن کو ترجیح دیتے تھے، جس کی بہترین مثال صلح حدیبیہ ہے۔

سوال ۲: جنگ کے آداب کے حوالے سے نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو کیا ہدایات جاری کرتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے جنگ کے دوران اخلاقی اقدار کو قائم رکھنے کی سخت تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ کی جاری کردہ ہدایات میں یہ شامل تھا کہ کسی عمر رسیدہ بزرگ، کم سن بچے اور کسی بھی خاتون کو قتل نہ کیا جائے، اور نہ ہی دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچایا جائے۔

سوال ۳: قیدیوں سے حسنِ سلوک کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے جنگی قیدیوں کے ساتھ بھی رحم دلی اور نرمی کا حکم دیا۔ غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں، جنہوں نے مسلمانوں کو شدید تکالیف دی تھیں، آپ ﷺ نے صحابہ کو ان کے ساتھ رحم دلی اور نرمی سے پیش آنے کا حکم فرمایا۔

سوال ۴: اسلام کے تصورِ جہاد اور دہشت گردی میں فرق واضح کریں۔

جواب:

- **تصورِ جہاد:** اسلام میں جہاد کا مقصد کمزوروں کا دفاع، مظلوموں کی مدد، اسلام کی نشر و اشاعت اور اللہ کے دین کی سربلندی ہے تاکہ انسانیت پر امن زندگی گزار سکے۔
- **دہشت گردی:** اس کے برعکس، ذاتی مفاد، لوگوں کو خوفزدہ کرنا یا ان کے مال پر قبضہ کرنا دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات وجوابات

سوال: سپہ سالار کے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی میں کیا موجود ہے؟

جواب: ایک سپہ سالار کے لیے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں مکمل راہ نمائی موجود ہے۔

سوال: کیا آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں ایک کامیاب سپہ سالار کی خوبیاں موجود ہیں؟

جواب: جی ہاں، آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں ایک کامیاب جرنیل اور سپہ سالار کے تمام اوصاف اور خوبیاں موجود ہیں۔

سوال: آپ ﷺ کی فتوحات کا راز کن چیزوں میں پوشیدہ تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی فتوحات کا راز ایمان و تقویٰ، شجاعت و بہادری، بے مثال اعصابی و نفسیاتی قوت اور حربی مہارت میں پوشیدہ تھا۔

سوال: کن غزوات میں آپ ﷺ نے سخت ترین حالات میں بھی بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: غزوہ احد اور غزوہ حنین میں سخت ترین حالات کے باوجود آپ ﷺ میدان میں ڈٹ کر دشمن کو للکارتے رہے۔

سوال: غزوہ بدر میں آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی کی کیا مثال ملتی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے انتہائی قلیل تعداد اور کم ترین وسائل کے ساتھ غزوہ بدر میں دشمن کو مکمل شکست دی۔

سوال: آپ ﷺ جنگی رازوں کی حفاظت کیسے فرماتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ جنگی رازوں کی اس طرح حفاظت فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے ارادوں اور منصوبوں کی کسی کو کانوں کان بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔

سوال: فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کی راز داری کی حکمت عملی کیسے کامیاب ہوئی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ دشمن کو اطلاع ملنے سے پہلے ہی مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

سوال: آپ ﷺ صحابہ کرام کو ذمہ داریاں کیسے سونپتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ صحابہ کرام میں موجود صلاحیتوں کو پہچان کر ان کے مطابق انہیں فرائض اور ذمہ داریاں سونپتے تھے۔

سوال: آپ ﷺ نے تقریباً کتنے غزوات میں اسلامی لشکر کی قیادت فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے بطور سپہ سالار تقریباً اٹھائیس (28) غزوات میں اسلامی لشکر کی قیادت فرمائی۔

سوال: جنگ کے بارے میں آپ ﷺ کا عمومی رویہ کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ جہاں تک ممکن ہو تا لڑائی سے گریز فرماتے تھے اور امن کا راستہ تلاش کرتے تھے۔

سوال: جب جہاد کی اجازت ملی تو اس کا مقصد کیا تھا؟

جواب: جب جہاد کی اجازت ملی تو اس کا مقصد صرف دین اسلام کی سربلندی تھا اور اس میں ذاتی مفاد کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

سوال: قرآن مجید نے دشمن کے صلح کی طرف مائل ہونے پر کیا حکم دیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو۔

سوال: صلح حدیبیہ کا واقعہ آپ ﷺ کی امن پسندی کی کیا مثال پیش کرتا ہے؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقع پر چودہ سو جانثار صحابہ کی موجودگی کے باوجود آپ ﷺ نے لڑائی کے بجائے دشمن کی شرائط پر صلح کر لی، جو آپ ﷺ کی امن پسندی کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال: جنگ کے حوالے سے آپ ﷺ نے صحابہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ جنگ کی تمنا نہ کرو بلکہ امن کی دعا کرو، لیکن جب جنگ کا سامنا ہو جائے تو پھر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرو۔

سوال: جنگی معاملات میں آپ ﷺ کا صحابہ کرام کے ساتھ کیا معمول تھا؟

جواب: جنگی معاملات میں آپ ﷺ صحابہ کرام سے مشاورت کرتے تھے، ان کی رائے سنتے تھے اور پھر مناسب اقدامات کرتے تھے۔

سوال: غزوہ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے کس کے مشورے پر عمل کیا؟

جواب: غزوہ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے نوجوان صحابہ کرام کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے مدینہ سے باہر نکل کر لڑنے کا فیصلہ فرمایا۔

سوال: غزوہ خندق میں دفاعی حکمت عملی کس کے مشورے پر طے کی گئی؟

جواب: غزوہ خندق میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی رائے پر خندق کھود کر شہر کے اندر رہ کر دفاع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

سوال: آپ ﷺ نے جنگ میں کن لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے جنگ میں کسی بھی عمر رسیدہ بزرگ، کم سن بچے اور کسی بھی خاتون کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

سوال: جنگی قیدیوں اور مقتولین کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا احکام دیے؟

جواب: آپ ﷺ نے جنگی قیدیوں سے برا سلوک کرنے اور مقتولین کے اعضاء کاٹنے (مثلہ کرنے) سے منع فرمایا۔

سوال: جنگ کے دوران آپ ﷺ نے کن چیزوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے جنگ کے دوران مذہبی رہنماؤں کو قتل کرنے، دیگر مذاہب کی پر امن عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے اور سر سبز درختوں کو کاٹنے سے سختی سے منع فرمایا۔

سوال: غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ آپ ﷺ کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ، جنہوں نے مسلمانوں پر بہت ظلم کیا تھا، آپ ﷺ نے تشدد کرنے کے بجائے صحابہ کرام کو ان کے ساتھ رحم دلی اور نرمی سے پیش آنے کا حکم دیا۔

سوال: فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں سے بدلہ لینے کے بجائے ان سب کے لیے عام معافی کا اعلان فرما دیا۔

سوال: بطور سپہ سالار آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کے دو فوائد کیا ہیں؟

جواب: بطور سپہ سالار آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے سے فتح کا حصول ممکن ہوتا ہے اور کم سے کم نقصان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

سوال: آپ ﷺ کی تمام جہادی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی تمام جہادی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد کمزور لوگوں کا دفاع، مظلوموں کی مدد، اسلام کی نشرو اشاعت اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی تھا۔

سوال: دہشت گردی کی تعریف کیا ہے؟

جواب: ذاتی اغراض و مقاصد کے لیے لوگوں کو خوفزدہ کرنا یا ان کے مال و اسباب پر قبضہ کرنا دہشت گردی کہلاتا ہے۔

(د) نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات

مشقی مختصر سوالات وجوابات

سوال ۱: اسلامی معاشی نظام کے کوئی سے دو اصول بیان کریں۔

جواب: اسلامی معاشی نظام کے دو بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1. کائنات کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔
2. معاشرے کے ہر فرد کو جائز معاشی سرگرمی اختیار کرنے کا حق ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کی حدود میں ہو۔

سوال ۲: کھیتی باڑی سے متعلق اسلامی تعلیمات تحریر کریں۔

جواب: اسلام نے کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کی ترغیب دی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

سوال ۳: ارتکازِ دولت معاشی نظام میں بگاڑ کا سبب ہے، وضاحت کریں۔

جواب: ارتکازِ دولت سے مراد دولت کا چند افراد کے ہاتھوں میں جمع ہو جانا ہے۔ یہ معاشی نظام میں بگاڑ کا سبب اس لیے بنتا ہے کیونکہ یہ معاشرے میں غربت، استحصال اور امیر و غریب میں فاصلے کو بڑھاتا ہے، جس سے معاشرتی سکون ختم ہو جاتا ہے۔

سوال ۴: اسلام میں سود کی مذمت کس طرح بیان کی گئی ہے؟

جواب: اسلام میں سود کو سختی سے حرام اور اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کھلی جنگ قرار دیا گیا ہے۔ اس کی مذمت اس لیے کی گئی ہے کیونکہ یہ معاشرے میں عدم مساوات اور معاشی ظلم کو بڑھاتا ہے۔

سوال ۵: اسلام کی معاشی تعلیمات پر عمل کے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: اسلام کی معاشی تعلیمات پر عمل کرنے کے دو فوائد یہ ہیں:

1. معاشرے سے غربت اور استحصال کا خاتمہ ہوتا ہے۔
2. دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے، جس سے معاشرتی خوشحالی آتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات وجوابات

سوال: کیا اسلام معاشی معاملات میں بھی راہ نمائی کرتا ہے؟

جواب: جی ہاں، اسلام جس طرح اخلاقی، معاشرتی اور روحانی معاملات میں راہ نمائی کرتا ہے، اسی طرح معیشت سے متعلق بھی بنیادی اصول و قوانین وضع کرتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کے قائم کردہ معاشی نظام کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے قائم کردہ معاشی نظام کا بنیادی مقصد انسان کی فلاح و بہبود تھا۔

سوال: آپ ﷺ کے وضع کردہ معاشی اصولوں میں سب سے بنیادی اصول کیا ہے؟

جواب : سب سے بنیادی اصول یہ ہے کہ ساری کائنات کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: کیا اسلام ہر فرد کو معاشی سرگرمی کی آزادی دیتا ہے؟

جواب : جی ہاں، اسلام معاشرے کے ہر فرد کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ کوئی بھی جائز معاشی سرگرمی اختیار کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کی قائم کردہ حدود کا خیال رکھے۔

سوال: مال و دولت کے حصول میں آپ ﷺ نے کس چیز سے منع فرمایا ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے مال و دولت کے حصول کے لیے دوسروں کے استحصال (exploitation) سے منع فرمایا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے کن معاشی برائیوں کی مکمل نفی فرمائی ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے سود، ذخیرہ اندوزی، سٹے بازی، جوا اور رشوت جیسی معاشی برائیوں کی مکمل نفی فرمائی ہے۔

سوال: آپ ﷺ کے قائم کردہ معاشی نظام کی بنیاد کن اقدار پر رکھی گئی تھی؟

جواب : آپ ﷺ کے قائم کردہ معاشی نظام کی بنیاد تقویٰ، ایثار، سخاوت، خیر خواہی، ہمدردی، دولت کی گردش، انفاق فی سبیل اللہ، عدل اور احسان جیسی اخلاقی اقدار پر رکھی گئی تھی۔

سوال: اسلام میں دولت کی گردش کو یقینی بنانے اور ارتکازِ دولت کو روکنے کے لیے کونسی صورتیں موجود ہیں؟

جواب : زکوٰۃ، خمس، فطرانہ، صدقہ و خیرات، میراث اور مالِ غنیمت کی تقسیم وغیرہ دولت کی گردش کو یقینی بنانے کی مختلف صورتیں ہیں تاکہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو۔

سوال: تجارت کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا عمل اور تعلیم تھی؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے نہ صرف خود تجارت فرمائی بلکہ اپنے صحابہ کرام اور امت کو بھی اس کی ترغیب دی۔

سوال: حدیث کی رو سے سچے اور دیانت دار تاجر کا کیا مقام ہے؟

جواب : حدیث نبوی کے مطابق سچا اور دیانت دار تاجر قیامت کے دن انبیائے کرام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

سوال: آپ ﷺ نے کس کمائی کو بہترین کمائی قرار دیا ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی محنت سے حاصل کی گئی کمائی کو بہترین کمائی قرار دیا ہے۔

سوال: کونسے انبیاء کرام ہنر مندی سے اپنی روزی کماتے تھے؟

جواب : سیدنا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے زرہیں بناتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

سوال: ارتکازِ دولت سے کیا مراد ہے اور اس بارے میں آپ ﷺ نے کیا حکم دیا؟

جواب : ارتکاز دولت سے مراد دولت کا چند افراد کے ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ جانا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی ہے اور اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

سوال: قرآن مجید نے دولت جمع کر کے رکھنے والوں کے بارے میں کیا وعید سنائی ہے؟

جواب : قرآن مجید میں اس شخص کو دردناک عذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے جو دولت کو خزانہ بنا کر رکھتا ہے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔

سوال: ذخیرہ اندوزی کسے کہتے ہیں؟

جواب : ضروری اشیاء کو مہنگے داموں فروخت کرنے کی نیت سے جمع کر کے رکھنا ذخیرہ اندوزی کہلاتا ہے۔

سوال: قرآن مجید نے سود کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب : قرآن مجید نے سود کو صریحاً حرام اور اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کھلی جنگ قرار دیا ہے۔

سوال: سودی نظام کے معاشرے پر کیا منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب : سودی نظام سے معاشرے میں عدم مساوات اور معاشی ظلم بڑھتا ہے، جس سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا ہے۔

سوال: ملاوٹ کرنے والے کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ کی، اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سوال: خیانت اور بددیانتی کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے خیانت کی مذمت فرمائی ہے، بددیانت شخص کے دین کو ناقابل اعتبار اور خیانت کو منافق کی ایک نشانی قرار دیا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کی معاشی تعلیمات پر عمل کرنے کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟

جواب : آپ ﷺ کی معاشی تعلیمات اور اسوہ حسنہ پر عمل کرنے سے معاشرے سے غربت اور استحصال کا خاتمہ ہوتا ہے اور دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے۔

باب نمبر 4: اخلاق و آداب

(الف) اجتماعی خیر خواھی اور احترام انسانیت

مشقی مختصر سوالات وجوابات

سوال ۱: اجتماعی خیر خواہی کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب : اجتماعی خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں اچھا سوچنا اور ان کی بھلائی چاہنا ہے۔

سوال ۲: احترام انسانیت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب : احترام انسانیت کا معنی سارے انسانوں کی عزت کرنا ہے۔ ایک انسان ہونے کے ناطے ہر شخص قابلِ احترام ہے۔

سوال ۳: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے اجتماعی خیر خواہی کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب : جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو محلے کی ایک لڑکی فکر مند ہوئی کہ اب اس کی بکریوں کا دودھ کون دوہے گا، کیونکہ یہ خدمت پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ انجام دیتے تھے۔ جب آپؓ کو یہ معلوم ہوا تو آپؓ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں ہی دودھ دوہوں گا، مجھے امید ہے کہ خلافت کی ذمہ داری مجھے مخلوقِ خدا کی خدمت گزاری سے نہیں روکے گی۔ "

سوال ۴: تحقیر انسانیت کی مروجہ صورتوں میں سے دو صورتیں تحریر کریں۔ **جواب :** تحقیر انسانیت کی دو مروجہ صورتیں درج ذیل ہیں:

- دوسروں کو حقیر سمجھنا، ان کا مذاق اڑانا، ان پر جملے کسنا یا ان کے نام بگاڑ کر پکارنا۔
- کسی کی شکل وصورت، رنگ ونسل، مالی حیثیت یا کسی جسمانی خامی کی بنا پر اس کا مذاق اڑانا۔

سوال ۵: اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کے دو فائدے تحریر کریں۔ **جواب :** اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کے دو فائدے یہ ہیں:

- معاشرے میں بھائی چارے، محبت اور یک جہتی کو فروغ ملتا ہے۔
- معاشرے میں خیر خواہی اور احترام کے جذبات فروغ پانے سے ہر ایک کی جان، مال اور عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال: اجتماعی خیر خواہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اجتماعی خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں اچھا سوچنا اور ان کی بھلائی چاہنا ہے۔

سوال: حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے اپنی خیر خواہی کا ذکر کیسے کیا؟

جواب: حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ وہ ان کے رب کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور ان کے لیے ایک امانت دار خیر خواہ ہیں۔

سوال: قرآن مجید میں چیونٹی کی خیر خواہی کا واقعہ کس سورت میں بیان ہوا ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سورۃ النمل میں ایک چیونٹی کا واقعہ بیان ہوا ہے جس نے اپنے ساتھیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر سے خبر دار کیا۔

سوال: قرآن مجید کے مطابق کونسی چیز زمین میں ٹھہر جاتی ہے؟

جواب: قرآن مجید کے مطابق وہ چیز جو لوگوں کو نفع دیتی ہے، وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔

سوال: حدیث مبارک میں دین کو کیا قرار دیا گیا ہے؟

جواب: حدیث مبارک میں دین کو خیر خواہی کا نام قرار دیا گیا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے کن طبقات کے ساتھ حسنِ سلوک کی خاص تاکید فرمائی؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے معاشرے کے کمزور طبقات جیسے عورت، غلام اور یتیم کے ساتھ مہربانی اور حسنِ سلوک کی خاص تاکید فرمائی۔

سوال: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے عورتوں اور غلاموں کے بارے میں کیا تاکید فرمائی؟

جواب: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے عورتوں کے حقوق کا خیال رکھنے اور غلاموں کو وہی کھلانے، پلانے اور پہنانے کی تاکید فرمائی جو انسان خود کھائے، پیے اور پہنے۔

سوال: حدیث کی رو سے بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والے کا کیا اجر ہے؟

جواب: حدیث کے مطابق بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والے کا اجر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ رکھنے والے کے برابر ہے۔

سوال: کیا جانوروں کے ساتھ اچھے سلوک پر بھی اجر ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اجر وثواب ملتا ہے۔

سوال: احترام انسانیت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: احترامِ انسانیت کا مطلب تمام انسانوں کی عزت کرنا ہے، کیونکہ ایک انسان ہونے کے ناطے ہر شخص قابلِ احترام ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو کیا مقام عطا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اس نے اولادِ آدم کو عزت بخشی ہے۔

سوال: اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان نے اسلامی ریاست میں بسنے والے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا تو قیامت کے دن آپ ﷺ خود اس غیر مسلم کے حق میں وکیل بنیں گے۔

سوال: معاہد (امن کا معاہدہ کرنے والے غیر مسلم) کو ناحق قتل کرنے کے بارے میں کیا وعید ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی معاہد غیر مسلم کو ناحق قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

سوال: خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی خیر خواہی کا عمل کیسے جاری رکھا؟

جواب: خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک محلے کی لڑکی کی بکریوں کا دودھ دوہنے کی خدمت جاری رکھی اور فرمایا کہ خلافت کی ذمہ داری انہیں مخلوق کی خدمت سے نہیں روکے گی۔

سوال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی ذمہ داری اور خیر خواہی کا احساس کیسے بیان کرتے تھے؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی رعایا کی خیر خواہی کا اس قدر احساس تھا کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری بھی مر گئی تو قیامت کے دن ان سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

سوال: تحقیرِ انسانیت کی چند صورتیں کونسی ہیں؟

جواب: دوسروں کو کمتر سمجھنا، ان کا مذاق اڑانا، ان پر جملے کسنا اور ان کے نام بگاڑ کر پکارنا تحقیرِ انسانیت اور احترامِ انسانیت کے خلاف ہے۔

سوال: کسی کے حق کو چھیننا کس چیز کے مترادف ہے؟

جواب: کسی انسان کو اس کے حق سے محروم رکھنا یا اس کا حق چھین لینا بھی اس کی تحقیر اور توہین کے مترادف ہے۔

سوال: اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت اپنانے کا ایک معاشرتی فائدہ کیا ہے؟

جواب: اس سے معاشرے میں بھائی چارے، محبت اور یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔

سوال: جب معاشرے میں خیر خواہی اور احترام کے جذبات فروغ پاتے ہیں تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: جب معاشرے میں خیر خواہی اور احترام کے جذبات فروغ پاتے ہیں تو ہر ایک کی جان، مال اور عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی ہے۔

(ب) اخلاقی رذائل سے اجتناب

مشقی مختصر سوالات و جوابات

سوال ۱: خود پسندی کی مذمت میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید میں خود پسندی میں مبتلا لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ" (سورۃ آل عمران: 188)

ترجمہ: "اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں تو آپ ہرگز نہ سمجھیں کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے۔"

سوال ۲: موجودہ دور میں منشیات کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: موجودہ دور میں منشیات کی کئی صورتیں ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

- چرس اور افیون۔
- نوجوان نسل میں کثرت سے استعمال ہونے والا شیشہ۔

سوال ۳: تعصب کے کوئی سے دو معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: تعصب کے دو معاشرتی نقصانات یہ ہیں:

- معاشرے میں حق و باطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔
- اتحاد و اتفاق اور بھائی چارے کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور معاشرے میں قتل و غارت اور فساد پھیلتا ہے۔

سوال ۴: نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں کس طرح میرٹ کو فروغ دیا گیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ اسی شخص کو کوئی ذمہ داری یا عہدہ عطا فرمایا جو اس کا اہل ہوتا تھا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں بھی اسی اصول کو مدِ نظر رکھا گیا اور رشوت، اقربا پروری یا بد دیانتی کی مکمل حوصلہ شکنی کی گئی۔

سوال ۵: رشوت ستانی کیسے دوسروں کے حقوق کو سلب کرتی ہے؟

جواب: رشوت ستانی بدعنوانی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں ناجائز مفاد حاصل کرنے کے لیے کسی صاحبِ اختیار کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے حق دار کی حق تلفی ہوتی ہے کیونکہ اس کا جائز حق کسی نااہل شخص کو دے دیا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال: اخلاقی رذائل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اخلاقی رذائل سے مراد وہ بری عادات اور اطوار ہیں جو معاشرتی فساد و بگاڑ اور آخرت میں عذاب کا باعث بنتے ہیں۔

سوال: تعصب کی تعریف کیا ہے؟

جواب: تعصب سے مراد حق و باطل میں فرق کیے بغیر اپنے گروہ، جماعت، قبیلے یا رشتہ داروں کی بے جا طرف داری اور ناحق ساتھ دینا ہے۔

سوال: اسلام نے تعصب کے مقابلے میں کس چیز کا درس دیا ہے؟

جواب: اسلام نے تعصب کے برعکس اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا درس دیا ہے۔

سوال: قرآن مجید نے انسانوں کو مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کرنے کی کیا وجہ بیان کی ہے؟

جواب: قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف قوموں اور قبیلوں میں اس لیے بنایا تاکہ وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔

سوال: خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے برتری کا معیار کیا بیان فرمایا؟

جواب: خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے، سوائے تقویٰ اور پرہیز گاری کے۔

سوال: تعصب اور عصبیت کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت (تعصب) کی طرف بلائے، اس کی بنیاد پر لڑے، یا تعصب کی حالت میں مرے۔

سوال: خود پسندی میں مبتلا شخص کا رویہ کیسا ہوتا ہے؟

جواب: خود پسندی میں مبتلا شخص صرف اپنی ذات کو پسند کرتا ہے اور اپنی سوچ اور فکر کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔

سوال: خود پسندی انسان کو کن دیگر برائیوں میں مبتلا کرتی ہے؟

جواب: خود پسندی کی وجہ سے انسان ذاتی مفاد، ریاکاری اور تکبر جیسی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

سوال: قرآن نے خود پسند لوگوں کی کس عادت کی مذمت کی ہے؟

جواب: قرآن نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو چاہتے ہیں کہ ان کے ان کاموں پر بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں۔

سوال: فحش گوئی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: فحش گوئی کا مطلب بے ہودہ کلام کرنا، گالی دینا اور غیر اخلاقی گفتگو کرنا ہے۔

سوال: بدزبانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدزبانی سے مراد ہر وہ بات یا جملہ ہے جس سے کسی کی دل آزاری ہو یا اسے تکلیف پہنچے۔

سوال: حدیث کے مطابق کامل مسلمان کی کیا پہچان ہے؟

جواب: آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی باتوں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

سوال: منشیات کیا ہیں اور ان کا کیا نقصان ہے؟

جواب: منشیات سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو نشے کا سبب بنتی ہیں۔ نشہ انسان کے اعصاب کو مفلوج کر دیتا ہے اور بہت سی اخلاقی برائیوں کا سبب بنتا ہے۔

سوال: اسلام میں نشہ آور اشیاء کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام میں ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

سوال: قرآن نے شراب اور جوئے کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: قرآن نے شراب اور جوئے کو ناپاک اور شیطانی کام قرار دیا ہے اور ان سے بچنے کا حکم دیا ہے تاکہ فلاح حاصل ہو۔

سوال: نشے کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ حرام ہے۔"

سوال: بدعنوانی کی تعریف کیا ہے؟

جواب: بدعنوانی ہر وہ عمل ہے جس میں کسی کا حق غصب کیا جائے اور کسی ایسے شخص کو فائدہ پہنچایا جائے جو اس کا حق دار نہ ہو۔

سوال: رشوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: رشوت بدعنوانی کی وہ قسم ہے جس میں ناجائز مفاد حاصل کرنے کے لیے کسی صاحب اختیار شخص کو تحفہ یا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

سوال: رشوت اور بدعنوانی کے معاشرے پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟

جواب: رشوت ستانی اور بدعنوانی سے لوگوں میں مایوسی، بے راہ روی، ظلم وزیادتی اور ناانصافی پھیل جاتی ہے اور معاشرتی امن و سکون تباہ ہو جاتا ہے۔

سوال: بدعنوانی کی چند صورتیں کونسی ہیں؟

جواب: خیانت، بددیانتی، غبن (embezzlement) اور ہیرا پھیری بدعنوانی کی مختلف صورتیں ہیں۔

سوال: قرآن مجید نے رشوت کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: قرآن مجید نے رشوت کو حرام قرار دیا ہے اور ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھانے اور اسے بطور رشوت حکام تک پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے، دونوں کو اس جرم میں برابر کا شریک ٹھہرایا اور دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

سوال: سرکاری ملازمت کے دوران تحفہ لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سرکاری ملازمت کے دوران لیے جانے والے تحفے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

(ج) معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب

مشقی مختصر سوالات و جوابات

سوال ۱: معاشرتی تعلقات کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: "معاشرت" کے معنی مل جل کر زندگی بسر کرنا ہیں، جبکہ "تعلق" سے مراد میل جول، لگاؤ اور ربط ہے۔ اس طرح معاشرے کے مختلف افراد کے باہمی ربط، میل جول اور مل جل کر زندگی بسر کرنے کو معاشرتی تعلقات کہا جاتا ہے۔

سوال ۲: معاشرتی تعلقات کے بارے میں سیرت طیبہ سے ایک مثال بیان کریں۔

جواب: سیرت طیبہ سے ایک بہترین مثال مسجد کی صفائی کرنے والے شخص کا واقعہ ہے۔ جب وہ شخص فوت ہو گیا اور لوگوں نے آپ ﷺ کو اطلاع دیے بغیر اسے دفن کر دیا، تو آپ ﷺ نے اس کی غیر موجودگی کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اطلاع ملنے پر آپ ﷺ نے ناراضی کا اظہار فرمایا، اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لیے دعا فرمائی۔

سوال ۳: نبی کریم ﷺ غیر مسلموں سے کس طرح کے معاشرتی تعلقات رکھتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ کے یہود سے بھی معاشرتی تعلقات قائم تھے اور آپ ﷺ ان سے لین دین بھی کرتے تھے۔ ایک یہودی لڑکا آپ ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور آپ ﷺ اس سے محبت کرتے تھے۔ جب وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے تھے۔

سوال ۴: اسلام نے معاشرتی تعلقات کی مضبوطی اور وسعت کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟

جواب: اسلام نے معاشرتی تعلقات کی مضبوطی کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جن میں سلام کو عام کرنے کا حکم دینا، تعلقات میں پہل کرنے کی ترغیب دینا، مسلمان کو مسلمان کا بھائی قرار دینا، اور مسلمانوں کے باہمی حقوق مقرر کر کے ان کو ادا کرنے کی تلقین فرمانا شامل ہے۔

سوال ۵: سوشل میڈیا معاشرتی تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

جواب: سوشل میڈیا معاشرتی تعلقات پر منفی انداز میں اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس کے ذریعے کسی کی عزت پر حملہ کرنا، راز افشا کرنا، جھوٹ اور گمراہ کن خبریں پھیلانا اور لوگوں کو بدامنی پر اکسانا جیسے مذموم افعال سرانجام دیے جاتے ہیں، جو معاشرتی تعلقات کو خراب کرتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال: معاشرتی تعلقات سے کیا مراد ہے؟

جواب: "معاشرت" کے معنی مل جل کر زندگی بسر کرنا ہیں اور "تعلق" کا مطلب میل جول اور ربط ہے۔ اس طرح معاشرے کے مختلف افراد کے باہمی ربط اور مل جل کر زندگی بسر کرنے کو معاشرتی تعلقات کہا جاتا ہے۔

سوال: اسلامی تعلیمات کا معاشرتی تعلقات کے حوالے سے کیا تقاضا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے کہ انسان روزمرہ زندگی میں ملنے والے تمام افراد سے بہتر برتاؤ رکھے، ان کے حقوق و فرائض ادا کرے اور اچھے رویے کا اظہار کرے۔

سوال: کامیاب معاشرتی زندگی کی بنیاد کیا ہے؟

جواب: معاشرے میں مختلف افراد کے ساتھ میل جول اور اچھے معاشرتی تعلقات ایک کامیاب معاشرتی زندگی کی بنیاد ہیں۔

سوال: کون سے اعمال مضبوط معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہیں؟

جواب: محبت، بھائی چارہ، اخلاص، بھلائی، خیر خواہی، ہمدردی اور ایثار جیسے اعمال مضبوط معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہیں۔

سوال: آپ ﷺ نے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے کن باتوں پر زور دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے سلام کو عام کرنے کا حکم دیا، تعلقات میں پہل کرنے کی ترغیب دی اور مسلمان کو مسلمان کا بھائی قرار دے کر باہمی تعلق کی مضبوطی پر زور دیا۔

سوال: معاشرے کی بنیادی اکائی کیا ہے اور بہتر معاشرتی تعلقات کی بنیاد کیا ہے؟

جواب : معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے اور بہتر معاشرتی تعلقات کی بنیاد مضبوط خاندانی تعلقات ہیں۔

سوال: پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی کیا اہمیت ہے؟

جواب : پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک مضبوط معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

سوال: حدیث میں کس شخص کے ایمان کی نفی کی گئی ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ شخص ایمان والا نہیں ہے جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

سوال: آپ ﷺ معاشرے میں اپنے تعلقات کیسے نبھاتے تھے؟

جواب : آپ ﷺ محلے داروں کے حقوق اور ہمسایوں کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے، بیماروں کی عیادت کرتے تھے اور جنازوں میں شرکت فرماتے تھے۔

سوال: غیر مسلموں کے ساتھ آپ ﷺ کے معاشرتی تعلقات کی ایک مثال دیں؟

جواب : آپ ﷺ کے مدینہ کے یہودیوں سے بھی معاشرتی تعلقات تھے اور آپ ان سے لین دین بھی کرتے تھے۔ جب ایک خدمت کرنے والا یہودی لڑکا بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے۔

سوال: آپ ﷺ نے حبشہ سے آنے والے سفیروں کی مہمان نوازی کیسے کی اور اس کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب : آپ ﷺ نے حبشہ سے آنے والے سفیروں کی مہمان نوازی خود کی اور فرمایا کہ چونکہ حبشہ کے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھیوں کی خدمت کی تھی، اس لیے اب آپ ﷺ کا فرض ہے کہ ان کی خدمت کریں۔

سوال: جب آپ ﷺ کو مسجد کی صفائی کرنے والے شخص کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے کیا کیا؟

جواب : جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ مسجد کی صفائی کرنے والے شخص کا انتقال ہو گیا ہے اور آپ ﷺ کو اطلاع نہیں دی گئی تو آپ ﷺ نے ناراضی کا اظہار فرمایا، اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لیے دعا فرمائی۔

سوال: حضرت زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ ﷺ کا تعلق کیسا تھا؟

جواب : حضرت زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ ﷺ کا دوستانہ تعلق تھا۔ وہ ایک دوسرے کو تحائف دیتے تھے اور آپ ﷺ ان سے خوش طبعی اور مزاح بھی فرماتے تھے اور انہیں "ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری دوست ہیں" کہہ کر پکارتے تھے۔

سوال: ملاقات کے وقت آپ ﷺ کا لوگوں سے کیا معمول تھا؟

جواب : جب کوئی شخص آپ ﷺ سے ملنے آتا تو آپ ﷺ اس سے مصافحہ فرماتے اور اس وقت تک اپنا ہاتھ پیچھے نہ ہٹاتے جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا۔

سوال: معاشرتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے سب سے اہم اصول کیا ہے؟

جواب : معاشرتی تعلقات کو مضبوط بنانے اور فروغ دینے کے لیے سب سے اہم اصول یہ ہے کہ دوسروں کی عزتِ نفس کا خیال رکھا جائے۔

سوال: آپ ﷺ نے کن اعمال سے منع فرمایا ہے جو معاشرتی تعلقات کو نقصان پہنچاتے ہیں؟

جواب : آپ ﷺ نے دوسروں کا مذاق اڑانے، عیب جوئی کرنے اور بدگمانی کرنے جیسے اعمال سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ معاشرتی تعلقات کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

سوال: دھوکا دہی کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ "

سوال: تعلق توڑنے والے کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب : آپ ﷺ نے فرمایا کہ تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سوال: سوشل میڈیا کے استعمال میں کن اخلاقی اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب : سوشل میڈیا کے استعمال میں اسلامی اخلاقی تعلیمات کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اس کے ذریعے کسی کی عزت پر حملہ کرنے، راز افشا کرنے، یا کسی کی اجازت کے بغیر اس کی نجی زندگی سے متعلق مواد شیئر کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

سوال: سوشل میڈیا پر کونسے افعال شرعی طور پر مذموم (ناپسندیدہ) ہیں؟

جواب : سوشل میڈیا پر سنسنی خیز افواہیں پھیلانا، لوگوں کو بدامنی پر اکسانا اور گمراہ کن خبریں پھیلانا شرعی اعتبار سے مذموم افعال ہیں۔

سوال: کیا سوشل میڈیا معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں، سوشل میڈیا کے تمام ذرائع معاشرے میں بھلائی کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

(الف) حقوق العباد

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

(i) آپ اپنے اساتذہ کرام کا کیسے احترام کرتے ہیں؟

جواب: امام زین العابدینؒ کے فرمان کی روشنی میں، میں اپنے اساتذہ کرام کا احترام درج ذیل طریقوں سے کرتا ہوں/کر سکتی ہوں:

- استاد کا احترام کرنا اور ان کی موجودگی میں آپس میں گفتگو سے گریز کرنا۔
- استاد کی بات کو پوری توجہ سے سننا اور اس پر عمل کرنا۔
- اگر کوئی استاد کی برائی کرے تو ان کا دفاع کرنا اور ان کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔
- استاد کی ڈانٹ کو برداشت کرنا اور اسے اپنی اصلاح کا ذریعہ سمجھنا۔

(ii) معاون عملہ کے دو حقوق بیان کریں۔

جواب: معاون عملے یا ماتحتوں کے دو حقوق درج ذیل ہیں:

1. ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ان کو حقیر نہ سمجھنا اور ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا۔
2. جو خود کھائیں اور پہنیں، وہی انہیں کھلائیں اور پہنائیں۔ ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں اور اگر کوئی مشکل کام ہو تو اس میں ان کی مدد کریں۔

(iii) بیوی کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: شوہر پر بیوی کے کئی حقوق لازم ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **حسنِ سلوک:** بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، اس سے محبت کا اظہار کرنا اور اس کی دل جوئی کرنا۔
2. **نان و نفقہ:** اپنی استطاعت کے مطابق بیوی کی تمام ضروریات کو اچھی طرح پورا کرنا اور اسے راحت پہنچانے کی کوشش کرنا۔

(iv) بیوہ کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: اسلام نے بیوہ عورت کو بہت سے حقوق دیے ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **حقِ نکاح:** بیوہ کو عدت کے بعد اپنی مرضی سے دوسری شادی کرنے کا مکمل اختیار دیا گیا ہے۔
2. **حقِ وراثت:** بیوہ کو اس کے مرحوم شوہر کی وراثت میں سے حصہ دار مقرر کیا گیا ہے اور اس کا مال ہتھیا لینا سخت جرم ہے۔

(v) اولاد کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: والدین پر اولاد کے کئی حقوق ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

1. **اچھا نام رکھنا:** بچے کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھا جائے جس کے معنی اچھے ہوں۔
2. **بہترین تعلیم و تربیت:** اولاد کی بہترین تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا تاکہ وہ دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہوں۔

(vi) شوہر کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: بیوی پر شوہر کے دو بنیادی حقوق یہ ہیں:

1. **اطاعت و فرماں برداری:** بیوی کا اپنے شوہر کی جائز امور میں اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔
2. **وفاداری اور خیر خواہی:** اپنے شوہر کی وفادار رہنا، اس کی خیر خواہ رہنا اور اس کی رضا اور خوشی کا خیال رکھنا۔

اضافی اہم سوالات

سوال نمبر 1 : حقوق العباد سے کیا مراد ہے اور اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے؟

جواب : حقوق العباد سے مراد ہے بندوں کے حقوق۔ اسلام میں حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اس کی اہمیت اس اعتبار سے بھی بہت زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت چاہے تو اپنے حقوق (نماز، روزہ وغیرہ) میں غفلت کو معاف فرما دے گا لیکن حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوں گے جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی حق تلفی ہوئی ہو یا اس کا حق ادا نہ کر دیا جائے۔

سوال نمبر 2 : رسول اللہ ﷺ نے معلم کی شان کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب : استاذ کا شرف جاننے کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا" یعنی "بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

سوال نمبر3 : حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ علیہ نے استاذ کے چند حقوق کیا بیان کیے ہیں؟

جواب : حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ علیہ نے استاذ کے جو حقوق بیان کیے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

- استاذ کا احترام کریں۔
- دورانِ کلاس استاذ کے سامنے آپس میں بات نہ کریں۔
- اگر کوئی استاذ کی برائی کر رہا ہو تو اپنے استاذ کا دفاع کریں۔
- اپنے استاذ کے عیب چھپائیں اور اوصاف بیان کریں۔
- استاذ کی موجودگی میں اگر کوئی شخص سوال کرے تو استاذ سے پہلے جواب نہ دیں۔

سوال نمبر4 : معاون عملہ سے کیا مراد ہے؟

جواب : ریاست اور اس کے ذیلی اداروں کا نظم و نسق چلانے کے لیے مختلف افراد مختلف مناصب پر فائز ہوتے ہیں۔ ان میں بعض ایسے ہوتے ہیں جنھیں کوئی بڑی اور اہم ذمہ داری تو نہیں سونپی جاتی لیکن وہ دیگر ذمہ دار افراد کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔ ایسے افراد کو معاون عملہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر5 : وصال کے وقت نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک پر ماتحتوں کے بارے میں کیا الفاظ تھے؟

جواب : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق، وصال کے وقت آپ ﷺ کی زبان پر یہ الفاظ تھے: "نماز کا اہتمام کرنا اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔"

سوال-نمبر-6 : رسول اللہ ﷺ نے خادم کے ساتھ کھانے کے بارے میں کیا تعلیم دی؟

جواب : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارا خادم تمہارے لیے کھانا لے کر آئے تو اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاؤ، اگر ساتھ نہ بھی بٹھاؤ تو اسے اپنے کھانے میں سے ضرور دو۔

سوال نمبر7 : نبی کریم ﷺ نے خدمت گزاروں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب : آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے یہ بھائی تمھارے خدمت گزار اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمھاری سرپرستی میں دیا ہے۔ جس کے پاس اس کا کوئی ایسا بھائی ہو تو جو خود کھائے وہ اسے کھلائے، جو خود پہنے وہ اسے پہنائے، انھیں ایسے کاموں کا پابند نہ بنائے جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر ان پر کوئی مشکل کام ڈالو تو اس میں ان کی مدد بھی کرو۔"

سوال نمبر8 : زوجین سے کیا مراد ہے اور ان کے حقوق کی کیا اہمیت ہے؟

جواب : زوجین سے مراد شوہر اور بیوی ہیں۔ میاں بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر پرسکون زندگی کا حصول ناممکن ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں میاں بیوی کے باہمی حقوق کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔

سوال نمبر9 : شوہر کی اطاعت گزار بیوی کے لیے کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب : رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کی اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کی تو (اس عورت کے لیے یہ بشارت ہے کہ) وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔"

سوال نمبر10 : بیوی کے حقوق کے بارے میں قرآنِ کریم اور حدیثِ مبارکہ میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب : قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: "اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔" رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "مومنین میں سے کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے جو ان میں سے بہت زیادہ خوش اخلاق ہو، اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے۔"

سوال نمبر11 : اولاد کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا حکم دیا ہے؟

جواب : رسول اللہ ﷺ نے اولاد سے محبت کرنے اور ان کے درمیان عدل کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔"

سوال نمبر12 : اولاد کے چند بنیادی حقوق کیا ہیں؟

جواب : اولاد کے حقوق میں سے چند یہ ہیں:

- بچے کا اچھا نام رکھا جائے۔
- اولاد کی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام کیا جائے۔
- بچوں کو زندگی گزارنے کے آداب اور اچھی عادات سکھائی جائیں۔
- اولاد کے درمیان انصاف سے کام لیا جائے۔

سوال نمبر13 : بیوہ کسے کہتے ہیں اور اسلام نے بیوہ کے ساتھ حسنِ سلوک کی کیا تاکید کی ہے؟

جواب : بیوہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند فوت ہو جائے۔ اسلام میں بیوہ کو دوسرے نکاح کا حق دیا گیا ہے اور اس سے حُسنِ سلوک کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔

سوال نمبر14 : بیوہ اور مسکین کی مدد کرنے والے کا کیا اجر ہے؟

جواب : رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔"

سوال نمبر15 : اسلام نے بیوہ عورتوں کے لیے کون سے حقوق مقرر کیے ہیں؟

جواب : اسلام نے بیوہ عورتوں کے لیے کئی حقوق مقرر کیے ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- حاملہ نہ ہونے کی صورت میں عدت کی مدت چار ماہ دس دن تک محدود کر دی گئی ہے۔
- خاوند کی میراث میں بیوہ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔
- بیوہ کا مال ہتھیانا سخت جرم قرار دیا گیا ہے۔
- بیوہ کو اپنی مرضی سے شادی کرنے اور زندگی گزارنے کا اختیار دیا گیا ہے۔
- بیوہ کی کفالت ریاست اور معاشرے کے ذمہ دار افراد کا فریضہ قرار دیا گیا ہے۔

(ب) وراثت کی اسلامی تعلیمات

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) وراثت کے معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: وراثت کا لغوی معنی ہے کسی چیز کا ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا۔ اسلامی اصطلاح میں وراثت اس مال کو کہتے ہیں جو کسی شخص (میت) کے انتقال کے بعد اس کی ملکیت سے اس کے زندہ شرعی وارثوں کی طرف منتقل کیا جاتا ہے۔

(ii) وصیت کے معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: وصیت اس حکم کو کہتے ہیں جس پر عمل کرنے کا حکم مرنے والا اپنی موت کے بعد کے لیے دے۔ یعنی اس پر عمل اس کی زندگی میں نہیں بلکہ اس کے انتقال کے بعد ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، کوئی شخص کہے کہ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد میں سے اتنا مال فلاں شخص یا ادارے کو دے دیا جائے۔

(iii) وصیت کے دو شرعی احکام لکھیں۔

جواب: وصیت سے متعلق دو اہم شرعی احکام یہ ہیں:

1. وصیت کسی شرعی وارث کے لیے نہیں کی جا سکتی، کیونکہ وارثوں کا حصہ اللہ نے خود مقرر کر دیا ہے۔
2. وصیت کل جائیداد کے ایک تہائی (1/3) سے زیادہ مال کے بارے میں نہیں کی جا سکتی۔

(iv) وراثت کی تقسیم کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: شریعت کے مطابق وراثت کی تقسیم کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

1. **گردشِ دولت:** وراثت کی تقسیم سے دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کے بجائے معاشرے میں تقسیم ہوتی ہے، جو اسلام کا ایک اہم معاشی مقصد ہے۔
2. **خاندانی محبت کا فروغ:** وراثت کی منصفانہ تقسیم سے خاندان میں لڑائی جھگڑے اور نفرت کا خاتمہ ہوتا ہے اور باہمی محبت اور ایثار کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

(v) وراثت کی غیر منصفانہ تقسیم کیسے خاندانی نظام میں بگاڑ کا باعث بنتی ہے؟

جواب: وراثت کی غیر منصفانہ تقسیم خاندانی نظام میں شدید بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔ جب وارثوں کو ان کا شرعی حق نہیں ملتا تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے نفرت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے صلہ رحمی کا خاتمہ ہوتا ہے، خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور باہمی حقوق کی پامالی اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے معاشرتی امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال نمبر1: وراثت یا میراث کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟

جواب : وراثت یا میراث کا لغوی معنی ہے کسی چیز کا ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہونا۔ اصطلاح میں وراثت اس مال کو کہتے ہیں جسے میت کی ملکیت سے اس کے زندہ ورثا کی طرف منتقل کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر2: قرآن مجید میں وراثت کی تقسیم کے حوالے سے کیا خوش خبری اور وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب : میراث کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والوں کے لیے جنت کی خوش خبری اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے دوزخ کے دردناک عذاب کی وعید قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے۔

سوال نمبر3: قرآن مجید میں وراثت کا مال ہڑپ کرنے کو کن لوگوں کا عمل قرار دیا گیا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں وراثت کا مال ہڑپ کرنے کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور کافروں کا عمل اور کردار بتایا گیا ہے۔

سوال نمبر4: دورِ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ میراث کے معاملے میں کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب : جاہلیت کے دور میں عورتوں اور بچوں کو میراث سے محروم رکھا جاتا تھا، جو زیادہ طاقت ور اور بااثر ہوتا، وہ ساری میراث سمیٹ لیتا تھا اور ان سب لوگوں کا حصہ بھی کھا جاتا تھا جو اپنا حصہ حاصل کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔

سوال نمبر5:اسلام نے وراثت کے بارے میں کیا احکام دیے ہیں؟

جواب : اسلام میں وراثت کے بالکل واضح اور منصفانہ احکام دیے گئے ہیں۔ جب تک میراث تقسیم نہیں ہوتی تو تمام وارثوں (بشرطیکہ بالغ ہوں) سے اجازت لیے بغیر خیرات و صدقات نہیں کیے جاسکتے۔ اگر وارث نابالغ اور کم سن ہوں تو کسی صورت میں خیرات نہیں کرنی چاہیے۔

سوال نمبر6: تقسیمِ میراث سے پہلے کون سے امور انجام دینا ضروری ہیں؟

جواب : تقسیمِ میراث سے پہلے تدفین کے اخراجات، قرض کی ادائیگی اور وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر7:علمِ میراث کی کیا اہمیت ہے؟جواب : علمِ میراث کو نصف علم قرار دیا گیا ہے اور قرآن مجید میں اس کی اکثر تفصیلات واضح کر دی گئی ہیں۔

سوال نمبر8:وصیت کسے کہتے ہیں اور اس کے نفاذ کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب : وصیت اس کام کو کہتے ہیں جس پر عمل کرنے کا حکم موت کے بعد ہو۔ کسی قسم کے اختلاف سے بچنے کے لیے وصیت کو دو گواہوں کی موجودگی میں تحریر کرنا چاہیے۔ ایک تہائی میراث سے زیادہ جائیداد میں وصیت کا نفاذ کرنا وارثوں پر واجب نہیں ہے۔

سوال نمبر9:شریعت کے مطابق تقسیمِ میراث کے چند فوائد و ثمرات کیا ہیں؟

جواب : شریعت کے مطابق تقسیمِ میراث کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

- تقسیمِ میراث سے دولت تقسیم ہوتی ہے جو اسلام کا ایک مقصد ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور ایسا شخص جنت کا حق دار ٹھہرتا ہے۔
- وراثت کی منصفانہ تقسیم سے لڑائی جھگڑے کا خاتمہ اور باہمی منافرت میں کمی ہوتی ہے۔
- وراثت کی منصفانہ تقسیم سے معاشرے میں غربت و افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر10: قرآن مجید نے وراثت تقسیم نہ کرنے والوں کو کیا وعید سنائی ہے؟

جواب : میراث کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق تقسیم نہ کرنے والوں کو قرآن مجید میں وعید سنائی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور چاہیے کہ لوگ (یتیموں کے معاملے میں) ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو وہ ان کے بارے میں (کتنے فکر مند ہوتے)۔"

سوال نمبر11:میراث کو شرعی طریقے کے مطابق تقسیم نہ کرنے کے چند نقصانات کیا ہیں؟

جواب : میراث کو شرعی طریقے کے مطابق تقسیم نہ کرنے کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔
- معاشرے میں نفرت پھیلتی ہے۔
- عدل و انصاف کی پامالی ہوتی ہے۔
- اسلامی خاندانی نظام کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔
- معاشرتی امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔

(ج) نکاح و طلاق کی اسلامی تعلیمات

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) نکاح کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب: نکاح ایک مضبوط عمرانی معاہدہ ہے جو نسلِ انسانی کی بقا، ترقی اور معاشرتی استحکام کے لیے ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنی سنت قرار دیا اور فرمایا کہ نکاح انسان کی نظر کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے اور معاشرے کو پاکیزگی عطا کرتا ہے۔

(ii) خلع کا مقصد تحریر کریں۔

جواب: خلع کا مقصد بیوی کو اس وقت نکاح کے رشتے سے علیحدگی کا حق فراہم کرنا ہے جب اس کے لیے شوہر کے ساتھ رہنا اور اللہ کی حدود کو قائم رکھنا ممکن نہ رہے۔ اگر میاں بیوی میں نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہے تو بیوی کچھ مالی معاوضہ دے کر شوہر سے طلاق حاصل کر سکتی ہے، تاکہ دونوں اس ناخوشگوار تعلق سے آزاد ہو کر اپنی زندگیاں نئے سرے سے شروع کر سکیں۔

(iii) عدت کی اقسام تحریر کریں۔

جواب: عدت کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں:

- **بیوہ کی عدت:** جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے، اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔
- **طلاق یافتہ کی عدت:** جس عورت کو طلاق ہو جائے، اس کی عدت تین حیض ہے۔
- **حاملہ کی عدت:** حاملہ عورت کی عدت، خواہ اسے طلاق ہوئی ہو یا اس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، بچے کی پیدائش تک ہے۔

(iv) طلاقِ بائن کی تعریف کریں۔

جواب: طلاقِ بائن، طلاق کی وہ قسم ہے جس کے واقع ہوتے ہی میاں بیوی کا نکاح فوری طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد رجوع کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اگر وہ دوبارہ ایک ساتھ رہنا چاہیں تو انہیں نئے حق مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(v) شادی بیاہ میں غیر شرعی رسومات سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

جواب: شادی بیاہ میں غیر شرعی رسومات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ نکاح کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سادگی سے انجام دیا جائے۔ اسلام نے نکاح کا انتہائی آسان اور سادہ طریقہ بتایا ہے۔ غیر اسلامی رسومات جیسے مہندی، مایوں کی فضول تقریبات، جہیز کا بے جا مطالبہ، اور دیگر فضول خرچیوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ نکاح کو آسان اور سستا بنا کر ہی ان غیر شرعی رسومات سے بچا جا سکتا ہے۔

اضافی اہم مختصر سوالات وجوابات

سوال نمبر 1: نکاح سے کیا مراد ہے اور اس کی ضرورت کیوں ہے؟

جواب : نکاح سے مراد مرد اور عورت کے درمیان ایک مضبوط عمرانی معاہدہ (Social Contract) ہے جس کے ذریعے مرد و عورت اپنی عائلی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ نکاح نسلِ انسانی کی بقا، ترقی اور معاشرتی زندگی کے استحکام کے لیے ضروری ہے۔

سوال نمبر 2: نبی کریم ﷺ نے نکاح کے فوائد کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کرنے کے لیے مالی طاقت (حق مہر) ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیوں کہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی غربت کی وجہ سے نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ روزے رکھے کیوں کہ روزہ اس کی خواہشاتِ نفسانی کو توڑ دے گا۔"

سوال نمبر 3: محرماتِ نکاح سے کیا مراد ہے اور حرمتِ نکاح کے اسباب کیا ہیں؟

جواب : محرمات سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ حرمتِ نکاح کے چار اسباب درج ذیل ہیں:

1. **حرمتِ نسب :** یعنی نسبی تعلق کی وجہ سے حرام رشتے جیسے ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بھانجی، بھتیجی۔
2. **حرمتِ رضاعت :** یعنی وہ رشتے جو دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہو جائیں جیسے رضاعی ماں، رضاعی بہن وغیرہ۔
3. **حرمتِ مصاہرت :** یعنی سسرالی رشتے کی وجہ سے حرام رشتے جیسے ساس، بہو وغیرہ۔
4. **جمع بین المحارم :** یعنی دو محرم رشتوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جیسے دو بہنوں کو یا پھوپھی اور بھتیجی کو۔

سوال نمبر 4: منگنی کا کیا مطلب ہے؟

جواب : منگنی سے مراد نکاح کا پیغام ہے۔ پیغامِ نکاح کو قرآن مجید نے "خطبہ" کا نام دیا ہے۔

سوال نمبر 5: نکاح میں ایجاب و قبول سے کیا مراد ہے؟

جواب : مسلمان مرد اور عورت کے نکاح کے لیے ایجاب و قبول فرض کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لڑکے یا لڑکی میں سے کسی ایک کو اس کے ہونے والے شریکِ حیات کی مکمل شناخت دے کر عاقل و بالغ دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کی پیش کش کرنا "ایجاب" اور دوسرے کا منظور کرنا "قبول" کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 6: حق مہر کیا ہے اور اس کی اقسام کیا ہیں؟

جواب : مہر عورت کا حق ہے اور اس کی ادائیگی واجب کا درجہ رکھتی ہے۔ حق مہر کی دو اقسام ہیں:

1. **مہر معجل :** وہ مہر جو نکاح کے وقت فوری ادا کر دیا جائے۔
2. **مہر مؤجل :** وہ مہر جس کی ادائیگی کے لیے فریقین کے مابین کوئی میعاد مقرر کی گئی ہو۔

سوال نمبر 7: ولیمہ کیا ہے؟

جواب : اسلام نے شادی کے موقع پر جہاں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے ان میں حق مہر اور ولیمہ سر فہرست ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی جن دعوتوں کا قبول کرنا لازم ہے ان میں سر فہرست ولیمہ کی دعوت ہے۔

سوال نمبر 8: طلاق اور خلع میں کیا فرق ہے؟

جواب : شوہر کا اپنی بیوی کو نکاح کی پابندیوں سے آزادی دینا "طلاق" کہلاتا ہے۔ میاں بیوی کا باہمی رضامندی سے مال کے عوض میں نکاح کو ختم کرنا "خُلع" کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 9: طلاق کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب : طلاق کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1. **طلاقِ رجعی :** وہ طلاق جس میں دورانِ عدت رجوع ممکن ہے۔
2. **طلاقِ بائن :** وہ طلاق جس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور رجوع کے لیے تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔
3. **طلاقِ مغلظہ :** طلاق کی سخت ترین صورت، جس کے بعد تجدیدِ نکاح بھی ممکن نہیں رہتا (مخصوص شرائط کے بغیر)۔

سوال نمبر 10: عدت سے کیا مراد ہے اور اس کے احکام کیا ہیں؟

جواب : عدت سے مراد عورت کا شوہر کے فوت ہو جانے، طلاق، خلع یا فسخِ نکاح کے بعد ایک خاص مدت گزارنا ہے۔ اس کے احکام درج ذیل ہیں:

- **عدتِ وفات :** چار ماہ دس دن ہے۔
- **طلاق یافتہ عورت کی عدت :** تین حیض ہے۔
- **حاملہ عورت کی عدت :** بچے کی پیدائش تک ہے۔

سوال نمبر 11: نبی کریم ﷺ نے سب سے زیادہ برکت والے نکاح کی کیا نشانی بتائی؟

جواب : حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں مشقت کم سے کم ہو۔"

سوال نمبر 12: شادی بیاہ میں کون سی غیر شرعی رسومات رائج ہیں؟

جواب : شادی بیاہ میں حدود سے تجاوز کرتے ہوئے لغو گانے گانا سننا، اختلاطِ مرد و زن، بے پردگی اور لڑکے لڑکیوں کا مل کر ناچنا وغیرہ حرام ہے۔ اسی طرح مہندی کی رسم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لڑکی والوں سے جہیز کا مطالبہ کرنا یا محض دکھلاوے اور نمائش کے لیے اپنی وسعت سے بڑھ کر جہیز دینا بھی ایک قابلِ اصلاح رسم ہے۔

سوال نمبر 13: نکاح کے چند فوائد و ثمرات کیا ہیں؟

جواب : نکاح کا ایک بڑا مقصد پرہیز گاری اور تقویٰ ہے۔ نکاح کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نکاح سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ نکاح محض ایک معاہدہ نہیں بلکہ مضبوط خاندانی نظام کی بنیاد اور نسلِ انسانی کی بقا کا ضامن ہے۔ نکاح انسان میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرتا ہے اور آرام و سکون کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر 14: طلاق کے معاشرتی نقصانات کیا ہیں؟

جواب : طلاق نہ صرف ایک خاندان پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ اس کے اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ بچوں کی شخصیت کی تعمیر میں ماں اور باپ دونوں کا الگ الگ کردار ہے۔ طلاق جیسے ناپسندیدہ عمل کی وجہ سے نہ صرف بچوں کی تربیت متاثر ہوتی ہے بلکہ ان کی نفسیات پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) خلافتِ راشدہ

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

(i) خلافت کے کیا معنی ہیں اور اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب : خلافت کے لغوی معنی جانشینی کے ہیں اور خلیفہ جانشین یا نائب کو کہتے ہیں۔ اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری اقامتِ دین ہے۔ اقامتِ دین کا تصور تمام دینی اور دنیاوی مقاصد کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کے تناظر میں خلیفہ کی ذمہ داری ارکانِ اسلام کا قیام، جہاد، انصاف کی فراہمی، تعلیم و تربیت اور فلاحی ریاست کا قیام ہے۔

(ii) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دو نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

جواب : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دورِ خلافت کی دو نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. **عدل و انصاف :** ان کے عہد میں کبھی بھی انصاف سے تجاوز نہیں کیا گیا۔ قانون کی نظر میں امیر و غریب اور حاکم و محکوم سب برابر تھے۔
2. **رفاہِ عامہ :** خلفائے راشدین نے راستوں کی تعمیر، مسافروں کے لیے سرائیں، لنگر خانے، مہمان خانے، پل اور یتیم خانے تعمیر کروائے۔ غریب، مسکین اور مجبور لوگوں کے لیے وظائف مقرر کیے۔

(iii) عصرِ حاضر میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نظامِ احتساب سے کیسے استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب : عصرِ حاضر میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نظامِ احتساب سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ حکمران اور صاحبِ اختیار افراد سب سے پہلے اپنی ذات کو احتساب کے لیے پیش کریں۔ جس طرح خلفائے راشدین کے دور میں عام آدمی بھی خلیفۂ وقت سے سوال کر سکتا تھا، اسی طرح آج بھی حکام کو عوام کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیے۔ اس سے شفافیت، ذمہ داری اور انصاف کو فروغ ملے گا۔

(iv) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کوئی سی دو قسم کی رفاہی خدمات تحریر کریں۔

جواب : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دو قسم کی رفاہی خدمات درج ذیل ہیں:

1. **بنیادی ڈھانچے کی تعمیر :** انہوں نے راستوں کی تعمیر اور بہتری کے لیے خصوصی اقدامات کیے۔ مسافروں کے لیے چوکیاں اور سرائیں تعمیر کروائیں اور زراعت کی ترقی کے لیے بہت سی نہریں کھدوائیں۔

2. **عوامی بہبود کے ادارے :** انہوں نے لنگر خانے، مہمان خانے، سڑکیں، پل، مسافر خانے اور یتیم خانے تعمیر کروائے اور غریب، مسکین، یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لیے بیت المال سے وظائف مقرر کیے۔

(v) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور نسبتِ رسول ﷺ کے حوالے سے کوئی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی نسبت کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال سے وظائف مقرر کیے تو سب سے زیادہ وظیفہ رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مقرر کیا اور پھر درجہ بدرجہ دیگر رشتہ داروں کا، جبکہ اپنے قبیلے بنو عدی کو سب سے آخر میں رکھا۔

جو آج بھی دنیا کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

اضافی سوالات وجوابات

سوال: خلافت راشدہ کا دورانیہ کب تک شمار کیا جاتا ہے؟

جواب : نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد تیس (30) سال تک کے زمانے کو خلافت راشدہ کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔

سوال: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "جامع القرآن" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب : آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں میں اُمت مسلمہ کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا شامل ہے۔ اس وجہ سے آپ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

سوال: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے دستبرداری کیوں اختیار کی؟

جواب : جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اسلامی معاشرہ انتشار کا شکار ہے تو مسلمانوں کے اتحاد و یگانگت کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا۔

سوال: خلفائے راشدین کے دور میں لشکر کو روانگی کے وقت کیا نصیحتیں کی جاتی تھیں؟

جواب : لشکر کو روانگی کے وقت نصیحت کی جاتی تھی کہ کسی عورت، بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی آباد جگہ کو ویران مت کرنا، اورمالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور بزدل نہ ہو جانا۔

سوال: خلافت راشدہ میں اقلیتوں (غیر مسلموں) کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک فرماتے، انھیں مذہبی رسومات ادا کرنے کی مکمل طور پر آزادی حاصل تھی اور ان کی عبادت گاہیں محفوظ تھیں۔ ان کے لیے جزیہ کی شرح نہایت کم تھی اور بوڑھے، معذور یا مفلس غیر مسلم سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا بلکہ بیت المال سے اس کی کفالت کی جاتی تھی۔

سوال: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ احتساب کی ایک مثال بیان کریں۔

جواب : ایک موقع پر ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "اے عمر! خدا سے ڈرو۔" حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے روکنا چاہا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا: "اسے کہنے دو، اگر یہ لوگ نہیں بولیں گے تو یہ بے کار ہیں اور اگر ہم نہ مانیں تو ہم بے کار ہیں۔"

سوال: خلفائے راشدین کے دور میں علمی ترقی کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟

جواب : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں کئی علمی مراکز قائم کیے گئے۔ اسلامی سلطنت کے تمام بڑے شہروں میں ایسے ادارے قائم کیے گئے جہاں اسلامی علوم سکھائے جاتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مختلف صوبوں اور علاقوں میں قرآن وسنت کے علاوہ لکھنے پڑھنے، عربی زبان وادب اور سیرت واخلاق کی تعلیم عام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا۔

(ب) ائمہ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مشقی مختصر سوالات

(i) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نمایاں کارنامے تحریر کریں۔

جواب : حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نمایاں کارنامے درج ذیل ہیں:

- **قبولِ اسلام :** آپؓ نے نو عمر لڑکوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔
- **خلافت :** آپؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد تھے۔ آپؓ نے چالیس (40) ہجری میں شہادت پائی۔
- **بہادری وشجاعت :** آپؓ نے تمام غزوات میں نمایاں کارنامے سر انجام دیے، خصوصاً غزوۂ خیبر میں آپؓ کی بہادری بے مثال تھی جب آپؓ نے یہودیوں کے مشہور جنگجو مرحب کو قتل کر کے فتح کی بنیاد رکھی۔
- **امانت ودیانت :** ہجرتِ مدینہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی امانتیں آپؓ کے سپرد کیں تاکہ آپؓ انہیں واپس لوٹا کر مدینہ منورہ آجائیں۔
- **سخاوت وفیاضی :** فقر وفاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود آپؓ اپنی محنت کی کمائی کا بڑا حصہ غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد پر خرچ کر دیتے تھے۔
- **علم وفضل :** آپؓ علم وفضل کی حامل شخصیت تھے اور تمام خلفائے راشدین کی مجلس شوریٰ کے مستقل رکن رہے۔

(ii) عصرِ حاضر میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفاہمتی کردار سے کیسے راہ نمائی لی جاسکتی ہے؟

جواب : حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ اسلامی معاشرہ انتشار کا شکار ہے تو مسلمانوں کے اتحاد و یگانگت کے لیے خلافت سے دستبر داری کا اعلان کر دیا۔ عصرِ حاضر میں ان کے اس مفاہمتی کردار سے یہ راہ نمائی لی جاسکتی ہے کہ ذاتی اور گروہی مفادات پر امتِ مسلمہ کے اتحاد اور امن کو ترجیح دی جائے۔ مسلمانوں کے درمیان اختلافات اور تنازعات کو جنگ و جدل کے بجائے صلح، مفاہمت اور قربانی کے جذبے سے حل کیا جائے تاکہ امت کو انتشار اور خونریزی سے بچایا جاسکے اور اجتماعی استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔

(iii) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ہمارے لیے کیا راہ نمائی ہے مختصر تحریر کریں۔

جواب : حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے حق و صداقت پر ثابت قدمی، ظلم کے خلاف ڈٹ جانے اور قربانی کا عظیم درس ہے۔ آپؓ بے حد فیاض، نہایت متقی، عبادت گزار اور کثرت سے نیک عمل کرنے والے تھے۔ میدانِ کربلا میں آپؓ نے اپنے اہل بیت اور جاںنثاروں کے ہمراہ یزیدی فوج کے سامنے کلمہ حق بلند کیا اور شہادت کو قبول کر لیا۔ ان کی زندگی سے ہمیں یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہ کیا جائے اور باطل قوتوں کے سامنے تعداد کی کمی کے باوجود نہ جھکا جائے، چاہے اس کے لیے اپنی جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔

(iv) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

جواب : حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

- **عبادت گزاری :** آپؒ کثرتِ نوافل کی وجہ سے "زین العابدین" (عبادت گزاروں کی زینت) کے لقب سے مشہور ہوئے۔
- **غرباء پروری :** آپؒ رات کے اندھیرے میں غریبوں کی پوشیدہ طور پر صدقات و خیرات سے مدد کیا کرتے تھے۔
- **علم و فضل :** امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انہیں مدینے کا عظیم فقیہ قرار دیتے تھے۔
- **خشیتِ الٰہی :** جب آپؒ وضو فرماتے تو آپؒ کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا اور فرماتے کہ "تمہیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔"

(v) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب : حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپؒ کا شمار تابعین فقہاء میں ہوتا ہے۔ بہت سے نامور اہل علم نے آپؒ سے اکتسابِ فیض کیا جن میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور مسلمان سائنس دان جابر بن حیان جیسے لوگ شامل ہیں۔ آپؒ کے شاگردوں نے آپؒ کے علوم کو پوری اسلامی ریاست میں پھیلایا۔ آپؒ نے قحط کے دنوں میں اپنے پاس موجود غلے کا بہت بڑا ذخیرہ مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا جو آپؒ کی سماجی خدمات کا بھی مظہر ہے۔

اضافی مختصر سوالات وجوابات

سوال: نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو کیا لقب عطا فرمایا؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو "جنتی نوجوانوں کا سردار" قرار دیا اور فرمایا: "جنتی نوجوانوں کے سردار حسن اور حسین ہیں۔"

سوال: حضرت امام محمد باقرؒ کو یہ لقب کیوں دیا گیا؟

جواب : آپؒ نے علم کو اس قدر ظاہر اور واضح کیا کہ آپ کو "باقر" کا لقب دیا گیا، جس کا مطلب ہے "علم کو چیر کر کھولنے والا"۔ اسی وجہ سے آپ محمد باقر کے نام سے مشہور ہوئے۔

سوال: حضرت امام موسیٰ کاظمؒ کو "کاظم" کیوں کہا جاتا ہے

؟**جواب" :** کاظم "کا معنی ہے: غصہ پی جانے والا۔ غصہ پی جانے اور صبر و برداشت کی وجہ سے آپ کو کاظم کہا جاتا ہے۔

سوال: حضرت امام محمد تقیؒ کس وجہ سے مشہور تھے؟

جواب : آپؒ بہت فصیح و بلیغ گفتگو فرمایا کرتے تھے اور آپؒ کی تقریر بہت پر اثر ہوتی تھی۔ لوگ آپؒ کی گفتگو سن کر مسحور ہو جایا کرتے تھے۔ آپؒ کی نشست زیادہ تر مسجد نبوی میں ہوتی تھی جہاں لوگ علمی سیرابی پاتے۔

سوال: حضرت امام حسن عسکریؒ کا ایک بہت بڑا کارنامہ کیا ہے؟

جواب : دہریت اور الحاد کا پرچار کرنے والے فلاسفہ کا مقابلہ کرنا حضرت حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

سوال: سانحہ کربلا کے وقت حضرت امام زین العابدینؒ کی کیا حالت تھی اور ان کی مشہور کتاب کا کیا نام ہے؟

جواب : سانحہ کربلا کے وقت حضرت امام زین العابدینؒ کی عمر تئیس (23) سال تھی اور اس وقت آپؒ بیمار تھے۔ آپؒ کی کتب میں دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے بہت مشہور ہوئی۔

سوال: نبی کریم ﷺ نے حضرت امام محمد مہدیؒ کے بارے میں کیا پیشین گوئی فرمائی؟

جواب : نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری لختِ جگر سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا نام میرے نام اور ان کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انھیں قربِ قیامت مبعوث فرمائے گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

سوال: اہل بیتِ اطہار سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: اہل بیتِ اطہار سے مراد نبی کریم ﷺ کے گھر والے ہیں۔ ان میں آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات، آپ ﷺ کی اولاد (خاص طور پر حضرت فاطمہؓ)، اور حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ شامل ہیں۔ ان شخصیات نے اسلام کی سربلندی اور دین کی خدمت کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔

سوال: حضرت امام حسنؓ کی صلح کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضرت حسنؓ نے مسلمانوں کو خانہ جنگی اور خونریزی سے بچانے کے لیے حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبرداری اختیار کرلی۔ آپؓ کا یہ عمل امت کے اتحاد اور مسلمانوں کے خون کی حرمت کے لیے ایک عظیم قربانی تھی۔ اس صلح کی وجہ سے وہ سال "عام الجماعۃ" (اتحاد کا سال) کہلایا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اس کی پیشین گوئی فرمائی تھی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔

(ج) صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

مشقی مختصر سوالات

(i) تصوف کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: تصوف، تزکیہ نفس کا مترادف ہے۔ تزکیہ نفس کا معنی ہے انسانی نفس کو بری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا خوگر بنانا۔ قرآن مجید میں اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے شخص کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔" (سورۃ الشمس: 09)۔ صوفیائے کرام خود بھی دین کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں بہت سے بھٹکے ہوئے لوگ سیدھے راستے پر آئے اور کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

(ii) پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت اور طریقت کا کیا تعارف پیش کیا؟

جواب: حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں یہ بات بہت نمایاں ہے کہ شریعت اور طریقت دو الگ الگ چیزیں نہیں، بلکہ ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ آپؒ فرماتے تھے کہ شریعت پر عمل کرنے کے لیے راہِ طریقت اختیار کرنا ضروری ہے۔ آپؒ نے خانقاہی نظام کو مسجد اور مدرسے کے ساتھ جوڑا، توحید خالص کی تعلیم دی اور اتباعِ سنت کا درس دیا۔

(iii) پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: تصوف و طریقت کی خدمت کے ساتھ ساتھ آپؒ کا ایک بہت بڑا کارنامہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع ہے۔ آپؒ نے ہر محاذ پر عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کیا اور اس عقیدے کا انکار کرنے والوں کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی۔ آپؒ کی تصنیف "سیفِ چشتیائی" فتنۂ قادیانیت کے رد میں لکھی گئی ایک معروف کتاب ہے۔

(iv) میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ آپؒ 1282 ہجری / 1865ء کو لاہور کے قریب ایک علاقے شرقپور میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو شیر یزدانی، عارفِ اکمل اور شیر ربانی کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا میاں حمید الدین سے حاصل کی اور حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہوئے۔ آپؒ کا انتقال 3 ربیع الاول 1347 ہجری کو ہوا اور آپؒ کا مزار شرقپور میں ہے۔

(v) امن و محبت کے فروغ میں صوفیائے کرام کے کردار کا جائزہ لیں۔

جواب: صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے معاشرے میں امن و سلامتی کے فروغ کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے مختلف مذاہب و طبقات سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو پرامن بقائے باہمی اور خدمتِ خلق کا درس دیا۔ ان کے اچھے اخلاق، اچھے عمل اور تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے بھٹکے ہوئے لوگ سیدھے راستے پر آئے اور معاشرے میں امن و محبت کو فروغ ملا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے اپنی قوتِ روحانی اور عظمتِ کردار کی بدولت لاکھوں گم کردہ راہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال: تصوف اور تزکیہ نفس کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: تصوف، تزکیہ نفس کا مترادف ہے۔ تزکیہ نفس کا معنی ہے انسانی نفس کو بری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا خوگر بنانا۔

سوال: پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ 14 اپریل 1859ء کو اسلام آباد کے قریب گولڑہ نامی ایک بستی میں پیدا ہوئے۔

سوال: پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہی نظام کو مسجد اور مدرسے کے ساتھ جوڑا، توحید خالص کی تعلیم دی، اتباعِ سنت کا درس دیا اور شریعت کا پرچار کیا۔

سوال: پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "سیفِ چشتیائی" کس موضوع پر ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "سیفِ چشتیائی" فتنۂ قادیانیت کے رد میں لکھی گئی ایک معروف کتاب ہے۔

سوال: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق کس صوفی سلسلہ سے تھا؟

جواب: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم صاحب کرامت بزرگ تھے۔

سوال: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو کیا تھا؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ اتباعِ نبوی کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اتباعِ سنت میں گزاری اور اپنے پیروکاروں کو بھی یہی درس دیا کہ زندگی کے ہر فعل میں سنت نبوی کی اتباع کرو۔ خلافِ سنت و شریعت فعل انھیں دیکھنا بھی برداشت نہ ہوتا تھا۔

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر

(الف) قانون کی پاسداری

مشقی مختصر سوالات وجوابات

(i) قانون کے احترام کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب : کسی بھی معاشرے کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس کا قانون کس قدر پائیدار ہے اور اس کے افراد اس پر کس قدر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جس معاشرے میں قانون کی حکمرانی ہوتی ہے وہاں امن وسکون اور عدل وانصاف کا دور دورہ رہتا ہے اور سب کے حقوق محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جہاں قانون کی حکمرانی نہیں ہوتی وہاں رشوت، بدعنوانی، قتل وغارت اور بے راہ روی جیسی معاشرتی برائیاں لوگوں کا مقدر بن جاتی ہیں۔ اسلام قانون کی پاسداری کو لازم قرار دیتا ہے اور اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا حکم دیتا ہے۔

(ii) قانون کی پاسداری کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تحریر کریں۔

جواب : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پہلے خطبۂ خلافت میں قانون کی پاسداری کے حوالے سے واضح فرمادیا تھا کہ: "جب تک میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی اطاعت کرتا رہوں میری اطاعت تم پر لازم ہے"۔ اس قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں حاکمِ وقت بھی قانون کے تابع ہے اور خود کو قانون اور ضابطے کا پابند سمجھتا ہے۔

(iii) قانون کی حکمرانی کیوں کر معاشرتی فلاح وبہبود کی ضامن ہے؟

جواب : قانون کی حکمرانی اس بات کی ضمانت فراہم کرتی ہے کہ معاشرے کے ہر رکن کو اس کے حقوق بغیر کسی تعطل کے میسر ہیں اور سب اپنے اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ قانون کی پاسداری سے معاشرے میں امن وسکون، معاشرتی فلاح وبہبود اور عدل وانصاف کا دور دورہ ہوتا ہے۔ معاشی اعتبار سے معاشرے میں خوشحالی آتی ہے، لوگوں میں احساسِ ذمہ داری کے جذبے سے اخلاقی اقدار کو فروغ ملتا ہے اور معاشرہ ایک فلاحی ریاست اور امن وآشتی کی عملی تصویر پیش کرتا ہے۔

(iv) معاشرتی فلاح وبہبود اور امن عامہ کے لیے ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب : بحیثیتِ پاکستانی، معاشرتی فلاح وبہبود اور امن عامہ کے لیے ہمیں اپنے ملک کے قوانین کی پاسداری کرنی چاہیے۔ اس میں واجب الادا تمام محصولات (Taxes) کی ادائیگی، ٹریفک قوانین کی پابندی، سرکاری تنصیبات کی حفاظت، عوامی مقامات اور اپنے گلی محلے کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا، اپنے کمزور اور نادار ہم وطنوں کی ضروریات کو حتی المقدور پورا کرنے کی کوشش کرنا، اور جذبۂ حب الوطنی کے تحت اپنے ملک وملت کی بھرپور خدمت کرنا شامل ہے۔

(v) نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے معاشرتی بربادی کی بڑی وجہ کیا بیان فرمائی ہے؟

جواب : ایک دفعہ ایک فاطمہ نامی عورت کے چوری کرنے پر جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے سزا معافی کی سفارش کی گئی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ امیر کو تو سزا سے بری کر دیتے مگر غریب پر سزا جاری کر دیتے تھے۔" اس واقعے سے واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی نظام کی بربادی کی بڑی وجہ ظلم وزیادتی اور ناانصافی کا وہ نظام ہے جس میں قانون کی پاسداری سب کے لیے برابر نہ ہو۔

اضافی مختصر سوالات وجوابات

سوال: قانون کی پاسداری سے کیا مراد ہے؟

جواب : قانون کی پاسداری سے مراد کسی بھی ضابطہ حیات یا ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کرنا اور ہر حوالے سے اس ضابطہ کار کے مطابق اپنے اندازِ حیات کو استوار کرنا ہے۔

سوال: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے حوالے سے کیا حکم دیا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں تاکیداً ارشاد فرمایا گیا ہے: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے صاحبِ اختیار ہیں۔" (سورۃ النساء:59)

سوال: حدیث مبارکہ میں امیر کی اطاعت کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب : نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اطاعتِ امیر کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اگر تم پر ناک کٹا حبشی غلام امیر بنا دیا جائے اور وہ کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔"

سوال: خلفائے راشدین نے خود کو قانون سے بالاتر کیوں نہیں سمجھا؟

جواب : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر عمل پیرا تھے۔ انہوں نے کبھی خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا اور نہ ہی ایسا کوئی عمل کیا جس سے لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ خلیفہ یا امیر قانون سے بالاتر ہوتا ہے، تاکہ معاشرے میں عدل وانصاف کی بہترین مثال قائم ہو۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل کی ایک مثال بیان کریں۔

جواب : حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں عدل کی ایک عظیم مثال تھے۔ ایک مرتبہ آپؓ سے بھرے مجمعے میں اگر کوئی قمیض کے کپڑے کا حساب مانگتا تو آپؓ حساب دینے کے لیے تیار ہو جاتے، اور خود کو قاضی کے سامنے پیش کیا اور قاضی کے احتراماً کھڑے ہونے کو ناپسند فرمایا کہ انصاف کی راہ میں یہ پہلی ناانصافی ہے۔

سوال: قانون کی پاسداری کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب : قانون کی پاسداری سے معاشرے میں امن و سکون، معاشرتی فلاح و بہبود اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہوتا ہے۔ معاشی اعتبار سے معاشرے میں خوشحالی ہوتی ہے، لوگوں میں احساسِ ذمہ داری پیدا ہوتا ہے اور اخلاقی اقدار کو فروغ ملتا ہے۔

سوال: اسلام میں قانون کا سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام میں قانون کا بنیادی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی سنت اور احکامات ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہی تمام قوانین بنائے جاتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں اللہ کی حاکمیت اعلیٰ ہے اور تمام شہری، بشمول حکمران، اللہ کے قانون کے پابند ہیں۔

سوال: اولی الامر کی اطاعت سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا حدود ہیں؟

جواب: اولی الامر سے مراد صاحبِ اختیار اور حکمران ہیں۔ اسلام میں ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، لیکن یہ اطاعت غیر مشروط نہیں ہے۔ اولی الامر کی اطاعت صرف اس وقت تک واجب ہے جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق حکم دیں۔ اگر حکمران قرآن و سنت کے خلاف کوئی حکم دیں تو ان کی اطاعت جائز نہیں۔

(ب) نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

مشقی مختصر سوالات و جوابات

(i) نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب : نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے ماننے والے ایک بار پھر اسلام کے پرچم تلے متحد ہو کر اسلام کے غلبے کی کوشش کریں۔ نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ صرف مسلمانوں ہی کی نہیں بلکہ ساری انسانیت کی ضرورت ہے، کیوں کہ اسلام میں فلاح و ترقی کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کیا جائے۔

(ii) توکل اور منصوبہ بندی میں کیا فرق ہے؟

جواب : منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے، اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔ مستقبل میں کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لیے کوشش کرنا اور وسائل اکٹھے کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ توکل کا لازمی جزو ہے۔ توکل کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی پوری کوشش اور منصوبہ بندی کرنے کے بعد نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ پس منصوبہ بندی اسباب اختیار کرنے کا نام ہے اور توکل مسبب الاسباب (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ کرنے کا نام ہے۔

(iii) تعلیمی نظام میں بہتری کے لیے سیرتِ طیبہ سے ہمیں کیا راہ نمائی حاصل ہوتی ہے؟

جواب : اسلامی معاشرے کے لیے صحیح نظامِ تعلیم وہ ہو سکتا ہے جس میں روحانی علوم کے ساتھ مادی علوم پڑھنے اور پڑھانے کا بھی پورا انتظام ہو۔ سیرتِ طیبہ سے ہمیں یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ ہمیں "علم نافع" یعنی فائدہ مند علم کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے علمِ نافع کی دعا مانگی۔ علمِ نافع ہر وہ علم ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے۔ اس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی، زبان دانی، معاشرت اور معیشت کا علم بھی شامل ہے۔

(iv) اسلامی تعلیمات سے ہمیں محنت کی عظمت کا کیا درس ملتا ہے؟

جواب : دینِ اسلام نے محنت سے کام کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اس حال میں رات گزاری کہ سارے دن کی محنت اور کام کاج کی وجہ سے وہ بری طرح تھک گیا تھا تو وہ رات اس کے لیے مغفرت کی رات ہو گئی۔" محنت کر کے روزی کمانا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ اس سے یہ درس ملتا ہے کہ انسان کی عظمت اور بڑائی اس بات میں نہیں کہ وہ دوسروں سے خدمت لیتا رہے، بلکہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو محنت اور کوشش کرتے ہیں۔

(v) کوئی سے دو مسلم سائنس دانوں اور ان کی کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب : دو مسلم سائنس دان اور ان کی مشہور کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

1. **ابنِ سینا :** آپ ایک معروف حکیم و طبیب تھے۔ ان کی مشہور کتاب کا نام "**القانون**" ہے، جو سترہویں صدی عیسوی تک یورپ میں نصابی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی۔
2. **جاحظ :** آپ کی مشہور کتاب کا نام "**کتاب الحیوان**" ہے۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال: اسلام میں فلاح و ترقی کا تصور کیا ہے؟

جواب : اسلام میں فلاح و ترقی کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کیا جائے۔ قرآن مجید میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگنے کی دعا سکھائی گئی ہے، جو اس متوازن تصور کی عکاسی کرتی ہے۔

سوال: حضرت یوسف علیہ السلام نے منصوبہ بندی کی کیا مثال قائم کی؟

جواب : قرآن مجید کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسروں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔

سوال: خود انحصاری کے بارے میں قرآن مجید کیا کہتا ہے؟

جواب : قرآن مجید میں خود انحصاری، محنت و کوشش اور جدوجہد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔" (سورۃ النجم:39)۔ نیز فرمایا: "یقین جانو کہ اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات میں تبدیلی نہ لے آئے۔" (سورۃ الرعد:11)

سوال: "علم نافع" سے کیا مراد ہے؟ جواب : علم نافع ہر وہ علم ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے۔ اس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی، زبان دانی، معاشرت اور معیشت کا علم بھی شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود بھی علم نافع کے حصول کی دعا مانگی۔

سوال: ابوریحان البیرونی اور خوارزمی کے سائنسی کارنامے کیا ہیں؟

جواب : ابوریحان البیرونی جیسے نامور سیاح اور مسلمان سائنس دان نے سورج اور چاند کی گردش، سورج گرہن اور بہت سے سیاروں کے بارے میں غیر معمولی سائنسی معلومات فراہم کیں۔ خوارزمی پہلے سائنس دان تھے جنہوں نے علم حساب اور الجبرا کو الگ الگ کیا اور الجبرا کو علمی اور منطقی انداز میں پیش کیا۔

سوال: مسلمان عصر حاضر میں کیسے ترقی کر سکتے ہیں؟

جواب : محنت و کوشش، منصوبہ بندی اور سائنس و ٹیکنالوجی میں مہارت کو اختیار کرنے سے مسلمانوں کی قوت، شان و شوکت اور عظمت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مسلمان مل کر عالمی تجارت کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔

(ج) اسلاموفوبیا اور ہماری ذمہ داریاں

مشقی مختصر سوالات و جوابات

(i) اسلاموفوبیا سے کیا مراد ہے؟

جواب : فوبیا (Phobia) کا لفظی معنی خوف یا ڈر ہے جبکہ مرادی معنی میں یہ کسی چیز کے بارے میں غیر معقول اور شدید خوف کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی سے اسلاموفوبیا کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف زدہ ہونے اور غیر حقیقت پسندانہ خطرہ محسوس کرنے کو اسلاموفوبیا کہتے ہیں۔ اسلاموفوبیا اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں تعصب، عداوت اور منفی جذبات پر مبنی ایک تحریک کا نام ہے جس کا مقصد مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت اور نظریات کے حوالے سے منفی جذبات پیدا کرنا ہے۔

(ii) اسلاموفوبیا کی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب : اسلاموفوبیا کی دو نمایاں صورتیں درج ذیل ہیں:

1. **امتیازی طرزِ عمل :** مغربی معاشروں میں اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈے کی وجہ سے مسلمانوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسلمان خواتین کے حجاب چھینے جاتے ہیں، داڑھی رکھنے والے مردوں کو تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور مساجد پر حملے کیے جاتے ہیں۔
2. **مقدسات کی توہین :** اسلاموفوبیا میں مبتلا افراد اسلامی مقدسات کی توہین کا زہر آلود اقدام کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کی ناموس مبارک پر حملے کیے جاتے ہیں اور قرآن مجید کی بے حرمتی کے واقعات رونما ہوتے ہیں، جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کرب و الم میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

(iii) دہشت گردی کی روک تھام کے لیے "پیغامِ پاکستان" کے کردار کا جائزہ لیں۔

جواب : مسلمان معاشرے سے انفرادی مسلح کارروائیوں کے تدارک کے لیے ریاستِ پاکستان کی طرف سے 2018ء میں "پیغامِ پاکستان" کے عنوان سے ایک متفقہ بیانیہ جاری کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ 1800 علمائے کرام کے دستخطوں سے ایک متفقہ فتویٰ بھی جاری کیا گیا ہے جس میں اسلام کے تصورِ جہاد کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس بیانیے میں دہشت گردانہ حملوں کی مذمت کی گئی ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کی درست تصویر پیش کی گئی ہے۔ یہ بیانیہ اسلام کے حقیقی نظریۂ جہاد، اتفاق و اتحاد اور اخوت و الفت پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

(iv) اسلاموفوبیا کے شکار مغربی معاشرے میں مسلمانوں کو درپیش دو مسائل کا جائزہ لیں۔

جواب : اسلاموفوبیا کے شکار مغربی معاشرے میں مسلمانوں کو درپیش دو بڑے مسائل درج ذیل ہیں:

1. **شناخت کا بحران اور غلط تصویر کشی :** مسلمانوں اور اسلام کو خطرے اور دہشت گردی کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مغربی میڈیا کے منفی پروپیگنڈے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے تشخص کی غلط تصویر پیش کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں، جس سے مسلمانوں کی شناخت کو مسخ کیا جاتا ہے۔
2. **امتیازی سلوک اور تشدد :** مسلمانوں کو روزمرہ زندگی میں امتیازی طرزِ عمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسلمان خواتین کے حجاب چھینے جاتے ہیں، مساجد پر حملے ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ نفرت جسمانی تشدد کی صورت اختیار کر لیتی ہے، جیسا کہ نیوزی لینڈ کی مساجد پر ہونے والے حملوں میں ہوا۔

(v) اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے دورِ حاضر کے مسلمان نوجوان کی دو ذمہ داریاں تحریر کریں۔

جواب : اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے دورِ حاضر کے مسلمان نوجوان کی دو اہم ذمہ داریاں درج ذیل ہیں :

1. **اسلام کی مثبت تصویر کو اجاگر کرنا :** سوشل میڈیا اور دیگر پلیٹ فارمز کو استعمال کرتے ہوئے اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا تک پہنچانا۔ نبی کریم ﷺ کی اخوت، محبت اور رواداری پر مبنی تعلیمات پر خود عمل پیرا ہو کر دنیا کے سامنے اخلاقِ حسنہ کی عملی تصویر پیش کرنا اور اسلام کے بارے میں پھیلائے گئے منفی پروپیگنڈے کا علمی اور منطقی دلائل سے رد کرنا۔
2. **مکالمے اور باہمی احترام کو فروغ دینا :** مختلف مذاہب کے ماننے والے معاشروں میں باہمی احترام کو فروغ دینا اور مسلم معاشروں میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔ اسلاموفوبیا کے واقعات پر جذباتی ردِ عمل دینے کے بجائے بصیرت سے کام لے کر قانونی و اخلاقی جنگ لڑنے کی کوشش کرنا اور تعمیری مکالمے کے ذریعے غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

اضافی مختصر سوالات و جوابات

سوال: فوبیا (Phobia) کا لفظی اور مرادی معنی کیا ہے؟

جواب : فوبیا (Phobia) کا لفظی معنی خوف یا ڈر ہے جب کہ مرادی معنی میں یہ کسی خاص چیز، صورتِ حال یا وجود کے بارے میں غیر معقول اور شدید خوف کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خوف عام طور پر حقیقی خطرے سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

سوال: نائن الیون (9/11) کے واقعے کے بعد اسلاموفوبیا میں کیسے اضافہ ہوا؟

جواب : نائن الیون (9/11) کے واقعے کے بعد مغربی معاشرے میں اسلاموفوبیا کی اصطلاح کا استعمال بکثرت کیا جانے لگا۔ اسلام اور مسلمانوں کو خطرے اور دہشت گردی کی علامت کے طور پر پیش کیا جانے لگا اور یہ منفی پروپیگنڈا کیا گیا کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دینے والا دین ہے۔

سوال: اقوامِ متحدہ نے 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کا عالمی دن منانے کا فیصلہ کب اور کیوں کیا؟

جواب : مسلمانوں سے نفرت کے خلاف عالمی دن منانے کا فیصلہ 2019ء میں نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ کی مسجد پر حملوں کے بعد اقوامِ متحدہ میں ایک قرارداد کی منظوری سے ہوا تھا۔ ان حملوں میں اکاون (51) مسلمان شہید ہو گئے تھے۔

سوال: "پیغامِ پاکستان" کیا ہے اور اسے کب جاری کیا گیا؟

جواب : مسلمان معاشرے سے انفرادی مسلح کارروائیوں کے تدارک کے لیے ریاستِ پاکستان کی طرف سے 2018ء میں "پیغامِ پاکستان" کے عنوان سے ایک متفقہ بیانیہ جاری کیا گیا ہے جس کے ساتھ 1800 علمائے کرام کے دستخطوں سے ایک متفقہ فتویٰ بھی جاری کیا گیا ہے۔

سوال: اسلاموفوبیا کے اسباب میں مسلمانوں کی باہمی چپقلش کا کیا کردار ہے؟

جواب : مسلمانوں کی باہمی لڑائیاں اور ایک دوسرے کے بارے میں منفی خیالات کا اظہار اسلاموفوبیا کے اسباب میں شامل ہے۔ اسلامی ممالک کی باہمی چپقلش اور مسلح کارروائیوں سے اس مغربی منفی پروپیگنڈے کو ہوا ملتی ہے کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دینے والا دین ہے۔

سوال: میثاقِ مدینہ کی کیا اہمیت ہے اور یہ اسلاموفوبیا کے خاتمے میں کیسے مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟

جواب : میثاقِ مدینہ نبی کریم ﷺ کی رواداری کی ایک روشن مثال ہے جس میں آپ ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ امن و سلامتی کا معاہدہ کیا اور مدینہ منورہ کو ایک پرامن ریاست بنا دیا۔ یہ مثال آج کے دور میں اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے مددگار ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتا ہے۔

انشائیہ سوالات

سوال نمبر ۱ : قرآن مجید کی خصوصیات پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

سوال نمبر ۲ : تدوینِ حدیث اور اس کے ادوار پر مفصل نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۳ : توحید کی اہمیت اور فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

سوال نمبر ۴ : عقیدۂ ختمِ نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۵ : فرشتوں پر ایمان اور ان کی ذمہ داریوں پر مفصل نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۶ : کتبِ سماویہ پر ایمان کے موضوع پر ایک جامع مضمون تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۷ : عقیدۂ آخرت پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

سوال نمبر ۸ : نماز کی اہمیت اور اس کے فوائد و اثرات پر جامع نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۹ : زکوٰۃ کے احکام و مسائل اور معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۱۰ : اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صوم (روزے) پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۱۱ : حج و قربانی کے احکام و مسائل پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

LAST HOPE STUDY

سوال نمبر ۱۲ : سربراہِ خاندان کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مثالی کردار پر جامع نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۱۳ : سربراہِ ریاست کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

سوال نمبر ۱۴ : بطورِ سپہ سالار نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۱۵ : نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی معاشی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۱۶ : اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت معاشرتی فلاح و بہبود کی ضامن ہیں، وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۱۷ : درج ذیل پر نوٹ لکھیں: (الف) تعصب (ب) منشیات (ج) رشوت ستانی اور بدعنوانی (د) فحش گوئی

سوال نمبر ۱۸ : معاشرتی تعلقات کی اہمیت اور اخلاق و آداب پر جامع نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۱۹ : درج ذیل پر نوٹ لکھیں: (الف) اساتذہ کے حقوق (ب) معاون عملہ کے حقوق (ج) زوجین کے حقوق

سوال نمبر ۲۰ : درج ذیل پر نوٹ لکھیں: (الف) اولاد کے حقوق (ب) بیوہ کے حقوق

سوال نمبر ۲۱ : قرآن و سنت کی روشنی میں تقسیمِ وراثت کی اہمیت اور احکام تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۲۲ : قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح اور اس کے احکام و مسائل پر تفصیلی مضمون قلم بند کریں۔

سوال نمبر ۲۳ : خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے امتیازی کارناموں پر تفصیلی مضمون تحریر کریں۔

سوال نمبر ۲۴ : ائمہ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات و اخلاق اور ان کی علمی خدمات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر ۲۵ : تفصیلی جواب دیں: (الف) پیر سید مہر علی شاہؒ (ب) میاں شیر محمد شرقپوریؒ

سوال نمبر ۲۶ : قانون کی پاسداری کے فوائد تحریر کریں۔

سوال نمبر ۲۷ : نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے مسلمانوں کی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

سوال نمبر ۲۸" : اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر بحث کریں۔

LAST HOPE STUDY